

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يَخْتَارُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْہٗ اِسْمُہٗ الْمَسِیْحِ عِیْسٰی ابْنُ مَرْيَمَ
وَجِیْہَا فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ مِنْ الْمَقْرَبِیْنَ (ال عمران - ۴۶)

جب فرشتوں نے کہا تھا کہ اے مریم! اللہ تجھے اپنے ایک کلام کے ذریعہ سے بشارت دیتا ہے اُس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوگا
جو دنیا اور آخرت میں صاحب منزلت اور مقربوں میں سے ہوگا

زکی غلام اور مصلح موعود دونوں ایک ہی شخصیت کے دو نام ہیں؟؟؟

جناب سید مبشر احمد صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قارئین کرام۔ چونکہ تنازعہ فی امر ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود ہے لہذا اس پیشگوئی کے سلسلہ میں مختلف سوال
کنندگان کے سوالوں میں یکسانیت کا رنگ پایا جاتا ہے۔ میرا کہنے کا مطلب ہے کہ اُنکے سوالات ملتے جلتے ہوا کرتے ہیں۔ لہذا خاکسار
کے جوابات میں بھی اسی کیفیت کا پیدا ہونا ضروری ہے۔ **سوال کنندہ عزیزم سید مبشر احمد صاحب** کی دونوں ای میلز میں اٹھائے گئے سوالوں
کے جوابات دینے سے پہلے خاکسار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود پر کچھ روشنی ڈالنا چاہتا ہے۔ عزیزم آپ کو واضح
رہے کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود میں اللہ تعالیٰ نے ملہم حضرت مرزا غلام احمد کو ایک نشانِ رحمت کی بشارت بخشی تھی
۔ اور اگر میں یہ کہوں کہ یہ ساری الہامی پیشگوئی اسی نشانِ رحمت کے گرد گھومتی ہے تو یہ غلط نہیں ہوگا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔۔۔ ”میں
تجھے ایک **رحمت کا نشان** دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے
پہا پیہ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لیے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا
نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور **فتح اور ظفر کی کلید** تجھے ملتی ہے۔“

(**ثانیاً**) اور یہ بھی واضح رہے کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے ملہم کو دو (۲) وجودوں کی بشارات بخشی تھیں۔
جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔۔۔ ”سو تجھے بشارت ہو۔ کہ **ایک وجیہہ اور پاک لڑکا** تجھے دیا جائے گا۔ **ایک زکی غلام** (لڑکا) تجھے ملے گا۔“
اب ان دونوں وجودوں (یعنی وجیہہ اور پاک لڑکا اور زکی غلام) میں سے وہ کونسا وجود ہے جس کو ملہم نے مصلح موعود فرمایا تھا؟ پیشگوئی کے
الہامی الفاظ سے ظاہر ہے کہ ملہم نے الہامی پیشگوئی کے مرکزی کردار یعنی نشانِ رحمت کو **مصلح موعود** قرار دیا تھا کیونکہ یہ الہامی پیشگوئی اولاً اور
اصلاً اُسی کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ اب حل طلب سوال یہ ہے کہ مذکورہ دونوں وجودوں (یعنی وجیہہ اور پاک لڑکا اور زکی غلام) میں
سے کونسا وجود **نشانِ رحمت** ہے؟ دونوں وجودوں میں سے جو وجود نشانِ رحمت ہوگا اُسے ہی ملہم نے مصلح موعود فرمایا تھا کیونکہ ۲۰ فروری
۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں وہی مرکزی کردار ہے۔

خاکسار آپ کو یہ بتانا چاہتا ہے کہ مذکورہ الہامی پیشگوئی مصلح موعود میں دونوں وجودوں میں سے زکی غلام نشانِ رحمت تھا نہ کہ وجیہہ اور پاک

لڑکا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ دو ہزار سال پہلے موسوی سلسلہ میں موسوی مریم کو جس زکی غلام کی بشارت دی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسی زکی غلام کو نشانِ رحمت فرمایا تھا۔ لہذا ایک صدی قبل اللہ تعالیٰ نے اگر محمدی مریم کو ایک رحمت کے نشان کی بشارت بخشی تھی تو پھر یہ موعود نشانِ رحمت قطعی طور پر زکی غلام ہی ہو سکتا ہے۔ اور خاکسار آپکے اور دیگر قادیانی حضرات کے آگے اسکے ثبوت کے طور پر سورۃ مریم کی آیات ۷ تا ۲۲ پیش کرتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ”وَ اذْکُرْ فِی الْکِتَابِ مَرْیَمَ اِذِ انتَبَدَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَکَانًا شَرِیْفًا ۝ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا فَارْسَلْنَا اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِیًّا ۝ قَالَتْ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْکَ اِنْ کُنْتَ تَقِیًّا ۝ قَالِ اِنَّمَا اَنَا رَسُوْلٌ رَّبِّکَ لِاَهْبَ لَکِ غُلَامًا زَکِیًّا ۝ قَالَتْ اَنِّیْ یَکُوْنُ لِیْ غُلَامٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشْرٌ وَّلَمْ اَکُ بِغِیْبٍ ۝ قَالْ کَذٰلِکَ قَالَ رَبُّکَ هُوَ عَلٰی هٰیۡنٍ وَّلٰیۡنُجْعَلُهٗ اٰیةً لِّلنَّاسِ ۝ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَ کَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا ۝“ (مریم۔ ۷ تا ۲۲)

ترجمہ۔ اور اس کتاب میں مریم کا ذکر کر جب وہ اپنے گھر والوں سے الگ ہو کر ایک مشرقی مکان میں چلی گئی۔ پس اُس نے اُنکی طرف سے پردہ کر لیا۔ پھر ہم نے اُسکی طرف اپنا فرشتہ بھیجا اور وہ اُسکے سامنے ایک پورا انسان بن کر ظاہر ہوا۔ اُس (مریم) نے کہا میں تجھ سے یقیناً رحمن کی پناہ مانگتی ہوں، اگر تو متنی ہے۔ اُس (فرشتہ) نے کہا میں تو تیرے رب کا فرستادہ ہوں تاکہ تجھے ایک پاک اور نیک لڑکا دوں اُس (مریم) نے کہا میرے ہاں لڑکا کیسے ہوگا حالانکہ مجھے کسی بشر نے چھوا تک نہیں ہے اور نہ میں بدکار ہوں۔ اُس (فرشتہ) نے کہا اسی طرح ہے، تیرا رب کہتا ہے کہ یہ مجھ پر آسان ہے اور تاکہ ہم اُسے لوگوں کیلئے ایک نشان اور اپنی طرف سے رحمت بنائیں اور یہ ایک طے شدہ بات ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ سورۃ مریم کی مذکورہ بالا آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ فرشتہ کے ذریعہ حضرت مریم علیہ السلام کو ایک **غُلَامًا زَکِیًّا** یعنی ایک زکی غلام کی بشارت بخشی تھی۔ اس زکی غلام کو **رَحْمَةً مِّنَّا** فرما کر اُسے اپنی رحمت کا نشان قرار دیا تھا۔ اور اسی زکی غلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنا **کلمہ** اور اسی کی بشارت کے سلسلہ میں فرمایا تھا کہ **وَ کَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا** یہ ایک طے شدہ بات ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمد (غلام مسیح الزماں۔ صفحات ۳۲، ۳۳) کو بھی موسوی مریم کی طرح ایک **رحمت کے نشان** کی بشارت بخشی تھی۔ اور یہ نشانِ رحمت ہی **زکی غلام** تھا اور اسی زکی غلام کو اللہ تعالیٰ نے ایک دوسری سورۃ ال عمران کی آیت ۴۶ میں نہ صرف ایک **کلمہ** قرار دیا بلکہ سورۃ مریم کی طرح الہامی پیشگوئی مصلح موعود کا اختتام بھی **وَ کَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا** کے الہامی الفاظ پر ہوتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں فرماتا ہے۔ خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے (جل شانہ و عز اسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ۔۔۔

”میں تجھے ایک **رحمت کا نشان** دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لیے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا

نے یہ کہا۔ تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں۔ موت کے پنجے سے نجات پائیں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کیساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کیساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں۔ کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔ اور خدا کے دین اور اُسکی کتاب اور اُس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو۔ کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ **ایک زکی غلام** (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اُس کا نام عنموئیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجب سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔

اُسکے ساتھ فضل ہے۔ جو اُسکے آنے کیساتھ آ بیگا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دُنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ **کلمۃ اللہ** ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اُسے کلمۃ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کر نیوالا ہوگا۔ (اُسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔ فرزند دلہند گرامی ارجمند۔ مَظْهَرُ الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَمَا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے مسُوح کیا۔ ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رُستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ **وَ كَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا۔** (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

آفادہ عام اور عزیزم سید مبشر احمد صاحب کی راہنمائی کیلئے الہامی پیشگوئی کا تجزیہ۔۔۔ افراد جماعت کو یاد رہے کہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنی امت کو امام مہدی کے ظہور اور مسیح عیسیٰ ابن مریم کے نزول کی پیشگوئیاں فرمائی ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام پر ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی جو الہامی پیشگوئی نازل فرمائی تھی۔ یہ الہامی پیشگوئی اولاً اور اصلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ پیشگوئی مسیح عیسیٰ ابن مریم کے متعلق تھی لیکن اسی الہامی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے ملہم کو بطور فرع یا بطور ضمنی پیشگوئی ایک لڑکے کی بھی بشارت دی ہے۔ واضح رہے کہ یہ الہامی پیشگوئی چار حصوں (parts) پر مشتمل ہے جو کہ اس طرح ہیں۔

حصہ اول یعنی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے ملہم (محمدی مریم) کو **زکی غلام** (مسیح عیسیٰ ابن مریم) کا بطور نشان **رحمت** عنایت فرمائے جانے کا ذکر فرمایا ہے اور پھر اُسے قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان اور فضل اور احسان کا نشان فرماتے ہوئے **فتح اور ظفر کی کلید** قرار دیا ہے۔ آگے پھر

اللہ تعالیٰ نے اُسکی بعثت کی اغراض و مقاصد بیان فرمائی ہیں وغیرہ۔

حصہ دوم میں اللہ تعالیٰ نے صرف وجیہہ اور پاک لڑکے اور زکی غلام کی بشارات کا ذکر فرمایا ہے۔

حصہ سوم میں اللہ تعالیٰ نے ضمنی الہامی پیشگوئی سے متعلقہ پہلے نشان یعنی مبشر لڑکے کی خصوصیات کا مفصل ذکر فرمایا ہے۔

حصہ چہارم میں اللہ تعالیٰ نے دوبارہ زکی غلام (**نشانِ رحمت**) کی خصوصیات اور اُسکے مجوزہ کاموں کا ذکر فرمایا ہے۔ اب خاکسار ذیل میں

ان چاروں حصوں کا الگ الگ ذکر کرتا ہے۔ یہ یاد رکھیں کہ میں نے اس الہامی پیشگوئی کا کوئی فقرہ آگے پیچھے نہیں کیا اور نہ ہی یہ حصے میں نے بنائے ہیں بلکہ اس الہامی پیشگوئی کا نزول ہی اسی طرح ہوا تھا۔ مجھے تو فقط اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس سلسلہ میں اطلاع دی گئی ہے۔

(۱) **حصہ اوّل**۔۔۔ **نشانِ رحمت یعنی زکی غلام کے متعلق الہامی پیشگوئی کا ابتدائی تعارفی حصہ**۔۔۔ ”میں تجھے ایک **رحمت کا نشان** دیتا ہوں

اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپا یہ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے

سفر کو (جو ہوشیار پور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لیے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور

احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور **فتح اور ظفر کی کلید** تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا۔ **تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں۔**

موت کے پنجے سے نجات پائیں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر

ظاہر ہو۔ اور تاحق اپنی تمام برکتوں کیساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کیساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔

جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں۔ کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔ اور خدا کے

دین اور اُسکی کتاب اور اُس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی نشانی ملے اور **مجرموں کی راہ ظاہر**

ہو جائے۔“

(۲) **حصہ دوم**۔۔۔ **الہامی پیشگوئی میں دو (۲) وجودوں کی بشارت**۔۔۔ ”سو تجھے بشارت ہو۔ کہ **ایک وجیہہ اور پاک لڑکا** تجھے دیا جائے گا۔

ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔“

(۳) **حصہ سوم**۔۔۔ **وجیہہ اور پاک لڑکا اور اُسکی صفات کے متعلق الہامی پیشگوئی کا حصہ**۔۔۔ ”وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل

ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اُس کا نام عمنوائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ جس سے

پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔“

(۴) **حصہ چہارم**۔۔۔ **زکی غلام اور اُسکی صفات اور اغراض و مقاصد کے متعلق الہامی پیشگوئی کا آخری حصہ**۔۔۔ ”اُس کیساتھ فضل ہے۔

جو اُسکے آنے کے ساتھ آئیگا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دُنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے

بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اُسے کلمۃ تجید سے بھیجا ہے۔ **وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا**

۔ اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ (اُسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے) **دوشنبہ ہے**

مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلہند گرامی ارجمند۔ مَظْهَرُ الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَأَنَّ اللَّهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے مسح کیا۔ ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اُسکے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رُستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ **وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا۔**

الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق چند حقائق۔۔۔ اب ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کے مذکورہ بالا اصل الفاظ ہیں اور اسی الہامی پیشگوئی کو جماعت احمدیہ میں پیشگوئی مصلح موعود کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ بھی واضح رہے کہ مصلح موعود کی اصطلاح الہامی نہیں ہے بلکہ ملہم نے نشانِ رحمت یعنی موعود زکی غلام کو اپنے الفاظ میں یہ لقب دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں اس موعود مصلح کیلئے **نشانِ رحمت اور زکی غلام** کے الفاظ استعمال فرمائے ہوئے ہیں۔ **اس الہامی پیشگوئی کے متعلق حقائق کیا ہیں؟؟** اس الہامی پیشگوئی سے کیا ثابت ہوتا ہے؟؟ یہ حقائق درج ذیل ہیں:-

(پہلی حقیقت)۔۔۔ اس الہامی پیشگوئی میں حضورؐ کو ایک کی بجائے دو (۲) نشانوں یا دو (۲) وجودوں کی بشارات دی گئیں تھیں یعنی ایک نشان کو اللہ تعالیٰ نے وجیہہ اور پاک لڑکا قرار دیا ہے اور دوسرے نشان کو اللہ تعالیٰ نے زکی غلام کا نام دیا ہے۔ مثلاً جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (۱) ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا اور (۲) ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔

(دوسری حقیقت)۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں وجیہہ اور پاک لڑکے کے متعلق بڑی وضاحت کیساتھ یہ فرما دیا ہے کہ **”وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا“** البتہ لڑکے کی طرح زکی غلام کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کوئی وضاحت نہیں فرمائی کہ وہ کیا ہوگا اور کون ہوگا؟؟ لیکن یہ بھی واضح رہے کہ بعد ازاں زکی غلام کے متعلق اللہ تعالیٰ نے بالواسطہ اور حکیمانہ رنگ میں بہت کچھ بتا بھی دیا جس کا ذکر خاکسار بعد میں کرے گا۔

(تیسری حقیقت)۔۔۔ زکی غلام کو ملہم نے اپنا جسمانی لڑکا خیال کرتے ہوئے اس کیساتھ بریکٹ میں لفظ (لڑکا) لکھا ہے اور یہ بریکٹ میں لفظ (لڑکا) الہامی لفظ نہیں ہے بلکہ ملہم کا زکی غلام کے متعلق اپنا قیاس اور اجتہاد ہے۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ اگر یہ دونوں وجود (لڑکا اور زکی غلام) اللہ تعالیٰ کے علم میں اور اُسکی رضا کے مطابق محمدی مریم کے جسمانی لڑکے ہوتے تو الہامی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ زکی غلام کے بعد **”وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا“** فرمانے کی بجائے فرماتا کہ **”وہ لڑکے تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہونگے“**۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں فرمایا بلکہ صرف لڑکا کے متعلق فرمایا کہ **”وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا“**۔

(چوتھی حقیقت)۔۔۔ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں زکی غلام کو ہی مصلح موعود فرمایا گیا ہے اور اسکے متعلق پیشگوئی **”میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔۔۔۔۔ سے شروع ہو کر۔۔۔ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔۔۔۔۔ اور پھر۔۔۔۔۔ اُس کیساتھ فضل ہے۔۔۔۔۔ سے شروع ہو کر۔۔۔۔۔ وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا۔“** آخر تک جاتی ہے۔ ان دونوں وجودوں (لڑکا

اور زکی غلام) میں کون مصلح موعود ہے؟ سورۃ مریم اس سلسلہ میں ہماری کافی راہنمائی فرماتی ہے۔ جس کا خاکسار پہلے ذکر کر چکا ہے۔ اور یہ بھی واضح رہے کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی نشانِ رحمت، موعود زکی غلام (مصلح موعود) کے حق میں ہے لیکن اسی الہامی پیشگوئی میں ”وجیہہ اور پاک لڑکا“ کی پیشگوئی بھی بطور فرع شامل ہے۔

(پانچویں حقیقت)۔۔۔ اس الہامی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے ملہم کو اس بارے میں قطعاً کوئی خبر نہیں دی ہے کہ یہ ”وجیہہ اور پاک لڑکا“ اور یہ ”زکی غلام“ کب پیدا ہونگے؟ الہامی پیشگوئی کے الفاظ ہمیں بتا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ملہم کو اس معاملہ میں مکمل طور پر لاعلم رکھا تھا۔ (چھٹی حقیقت)۔۔۔ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی نشانِ رحمت میں زکی غلام (مصلح موعود) کی پہچان کیلئے اللہ تعالیٰ نے درج ذیل الہامی الفاظ میں اُسکی علمی، قطعی اور مرکزی علامات بیان فرمائیں ہیں:۔ ”وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کر نیوالا ہوگا۔ (اسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزندِ دلبد گرامی ارجمند۔ مَظْهَرُ الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَأَنَّ اللَّهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔“

مجھے اُمید ہے کہ الہامی پیشگوئی کے متعلق یہ جو چھ باتیں میں نے بطور حقائق لکھی ہیں جماعت احمدیہ میں کسی بھی صاحب علم و صاحب نظر کو نہ ان میں کوئی شک ہو سکتا ہے اور نہ ہی کوئی اعتراض۔ یہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کے متعلق چھ حقائق ہیں جن سے انکار ممکن نہیں ہے اور اُمید ہے آپ بھی ان سے اتفاق کریں گے۔

(ساتویں حقیقت)۔۔۔ ان چھ (۶) حقائق کے علاوہ ایک ساتویں حقیقت یہ بھی پیش نظر رکھنی چاہیے کہ نشانِ رحمت (زکی غلام) جس کے متعلق حضورؐ کا یہ اجتہادی خیال تھا کہ وہ آپ کا جسمانی لڑکا ہوگا۔ اس اجتہادی خیال کے مطابق پیدا ہونیوالے مزعومہ جسمانی لڑکے نے بھی حضورؐ کے بقول حضرت نصرت جہاں بیگمؑ کی بجائے کسی اور پارساطبع اور نیک سیرت تیسری اہلیہ کے بطن سے پیدا ہونا تھا۔ جیسا کہ حضورؐ کے درج ذیل خط سے ظاہر ہے۔ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کے معاً بعد حضورؐ نے ایک کشف دیکھا تھا۔ ۸ جون ۱۸۸۶ء کو ایک خط میں اس کشف کا ذکر فرماتے ہوئے آپؐ حضرت مولوی نور الدین صاحب سے فرماتے ہیں:۔

”شاید چار ماہ کا عرصہ ہوا۔ کہ اس عاجز پر ظاہر کیا گیا تھا کہ ایک فرزندِ قوی الطاقین، کامل الظاہر والباطن تم کو عطا کیا جائے گا۔ سو اس کا نام بشیر ہوگا۔ اب تک میرا قیاسی طور پر خیال تھا کہ شاید وہ فرزندِ مبارک اسی اہلیہ سے ہوگا۔ اب زیادہ تر الہام اس بات میں ہو رہے ہیں کہ عنقریب ایک اور نکاح تمہیں کرنا پڑے گا اور جنابِ الہی میں یہ بات قرار پا چکی ہے کہ ایک پارساطبع اور نیک سیرت اہلیہ تمہیں عطا ہو گی۔ وہ صاحبِ اولاد ہوگی۔ اس میں تعجب کی بات یہ ہے کہ جب الہام ہوا تو ایک کشفی عالم میں چار پھل مجھ کو دیئے گئے۔ تین ان میں سے تو آم کے تھے مگر ایک پھل سبز رنگ بہت بڑا تھا۔ وہ اس جہان کے پھلوں سے مشابہ نہیں تھا۔ اگرچہ ابھی یہ الہامی بات نہیں مگر میرے دل میں یہ پڑا ہے کہ وہ پھل جو اس جہان کے پھلوں میں سے نہیں ہے۔ وہی مبارک لڑکا ہے۔ کیونکہ کچھ شک نہیں کہ پھلوں سے مراد اولاد ہے۔ اور جب کہ ایک پارساطبع اہلیہ کی بشارت دی گئی اور ساتھ ہی کشفی طور پر چار پھل دیئے گئے۔ جن میں سے ایک پھل الگ وضع کا ہے تو

یہی سمجھا جاتا ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصّٰوَابِ۔ مگر میری دانست میں اس لڑکے کے تولد سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ یہ تیسری شادی ہو جائے۔۔۔۔۔ ان دنوں میں اتفاقاً نئی شادی کیلئے دو (۲) شخصوں نے تحریک کی تھی مگر جب انکی نسبت استخارہ کیا گیا تو ایک عورت کی نسبت جواب ملا کہ اس کی قسمت میں ذلت و محتاجی و بے عزتی ہے اور اس لائق نہیں کہ تمہاری اہلیہ ہو اور دوسری کی نسبت اشارہ ہوا کہ اس کی شکل اچھی نہیں۔ گویا یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ صاحب صورت و صاحب سیرت لڑکا (موعود کی غلام۔ ناقل) جس کی بشارت دی گئی ہے وہ برعایت مناسبت ظاہری اہلیہ جمیلہ و پارساطبع سے پیدا ہو سکتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔“ (تذکرہ صفحہ ۱۱۲ تا ۱۱۳ / مکتوب مورخہ ۸ جون ۱۸۸۶ء بنام حضرت خلیفۃ المسیح اولؒ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۱۲-۱۳)

حضور علیہ السلام کے مذکورہ بالا خط سے درج ذیل تین باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

(اولاً) آپ کا یہ خیال تھا یا آپ کو یہ امید لگی ہوئی تھی کہ خواب میں **سبز رنگ کا بڑا پھل نشانِ رحمت** (زکی غلام) آپ کا جسمانی بیٹا ہوگا۔

(ثانیاً) وہ جسمانی بیٹا حضرت اُم المؤمنین نصرت جہاں بیگمؒ کے بطن میں سے نہیں ہوگا۔

(ثالثاً) یہ کہ عنقریب مجھے ایک اور نکاح کرنا پڑے گا اور وہ زکی غلام یعنی مصلح موعود کسی پارساطبع اور نیک سیرت تیسری اہلیہ میں سے ہوگا۔

حضور ﷺ فرما رہے ہیں کہ پسر موعود (نشانِ رحمت) نصرت جہاں بیگمؒ کی بجائے کسی تیسری اہلیہ میں سے پیدا ہوگا۔ ازاں بعد یہ تیسری شادی تو ہونے لگی لیکن یہ موعود زکی غلام یا نشانِ رحمت (مزعمہ جسمانی لڑکا) حضرت اُم المؤمنین نصرت جہاں بیگمؒ کے بطن میں سے بھی پیدا نہ ہوا اور اُسکی تفصیل آگے بیان کی جائے گی۔ قارئین کرام کو واضح رہے کہ زکی غلام (مزعمہ لڑکا) کی پیدائش کے متعلق ملہم نے ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء کو اپنے ایک اشتہار میں فرمایا تھا کہ۔۔۔ ”لیکن ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا بموجب وعدہ الہی ۹ برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا خواہ جلد ہو خواہ دیر سے۔ بہر حال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا۔“ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۱۳)

(۱) جاننا چاہیے کہ حضورؐ کے درج بالا الفاظ میں **وعدہ الہی** سے قطعاً نو (۹) برس کا وعدہ مراد نہیں بلکہ اس سے مراد پیشگوئی مصلح موعود میں کیا ہوا الہی وعدہ [میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے پیا یہ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لیے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور **فتح اور ظفر کی کلید** تجھے ملتی ہے۔۔۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا] مراد ہے۔

(۲) اس موعود وجود کے نو (۹) برس میں پیدا ہونے کا خیال حضورؐ کا اپنا ذاتی اجتہاد تھا۔

(۳) اگر یہ وعدہ الہی نو (۹) برس کا ہوتا اور یہ موعود زکی غلام یا پسر موعود (نو) (۹) سالہ معیاد میں پیدا ہو گیا ہوتا تو پھر نو سال کے عرصہ یعنی ۲۲ مارچ ۱۸۹۵ء کے بعد حضورؐ کی وفات تک زکی غلام کی بشارت کا سلسلہ ہرگز جاری نہ رہتا۔ اب تنقیح طلب امر یہ ہے کہ یہ موعود زکی غلام (اولاً) حضرت نصرت جہاں بیگمؒ کے بطن سے (ثانیاً) اور نو (۹) برس کے عرصہ میں پیدا ہوا یا نہیں؟ اسکی تفصیل درج ذیل ہے۔

چہارم اور آخری حصہ یہاں سے شروع ہوتا ہے۔ جیسا کہ خاکسار گذشتہ سطور میں ”**الہامی پیشگوئی کے تجزیہ**“ کے ضمن میں وضاحت کر چکا ہے کہ پیشگوئی مصلح موعودؑ تو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کے پہلے فقرے یعنی ”میں تجھے ایک **رحمت کا نشان** دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔۔۔“ سے ہی شروع ہو جاتی ہے۔

عزیزم۔ اب ظاہر ہے الہامی پیشگوئی میں دو (۲) وجودوں کا ہی ذکر ہے۔ ایک **وجیہہ اور پاک لڑکا** اور دوسرا **زکی غلام**۔ وجیہہ اور پاک لڑکا تو بشیر احمد اول کی شکل میں پیدا ہو کر پیشگوئی کے الفاظ اور حضورؑ کے فہم کے مطابق دوبارہ آسمان کی طرف اٹھالیا گیا تھا۔ اب پیچھے دوسرا وجود یعنی **زکی غلام** رہ گیا تھا اور جیسا کہ میں شروع میں ثابت کر چکا ہوں کہ زکی غلام ہی نشانِ رحمت تھا اور اسی کو حضورؑ نے مصلح موعود قرار دیا اور اسی کے متعلق آپ نے فرمایا تھا۔۔۔۔۔ { اور بعد کا فقرہ مصلح موعود کی طرف اشارہ ہے اور آخر تک اسکی تعریف ہے }

بشیر احمد اول کی وفات پر حضورؑ نے جو خط حضرت مولوی نور الدینؒ کو لکھا تھا اس سے ثابت ہے کہ۔۔۔ ”وجیہہ اور پاک لڑکا“ سے متعلقہ الہامی پیشگوئی کے ضمنی حصے کے مطابق بشیر احمد اول پیدا ہو کر اور پھر پیشگوئی کے الفاظ کے مطابق مہمان کی طرح زندگی گزار کر آسمان کی طرف اٹھالیا گیا اور اس طرح مورخہ ۴ دسمبر ۱۸۸۸ء کو لکھے گئے اپنے خط کے مطابق۔۔۔ حضورؑ خیال فرما رہے ہیں کہ موعود لڑکے سے متعلقہ الہامی پیشگوئی کا فروعی یا ضمنی حصہ بشیر احمد اول کی پیدائش اور موت کے متعلق تھا اور بشیر احمد اول کی پیدائش اور موت کے بعد اب یہ حصہ پورا ہو کر ختم ہو چکا ہے۔۔۔ اور اب الہامی پیشگوئی کا دوسرا حصہ زکی غلام [جسے آپ اپنا لڑکا خیال فرما رہے تھے] کے متعلق رہ گیا ہے۔ لیکن عزیزم حضور ﷺ پر جو مبشر کلام الہی نازل ہوتا ہے **اُسکی روشنی میں یہ معاملہ اس طرح نہیں تھا کیونکہ اُسکے مطابق اللہ تعالیٰ نے بشیر احمد اول کی وفات کے بعد اُسکے مثیل کی بشارت دے کر الہامی پیشگوئی کے وجیہہ اور پاک لڑکے سے متعلقہ فروعی حصے کو (جو ملہم کے فہم کے مطابق پورا ہو کر ختم ہو چکا تھا) آگے بشیر ثانی کی طرف منتقل فرما دیا تھا جیسا کہ حضورؑ کے درج ذیل مبشر الہامی کلام سے ظاہر ہے۔**

مثیل بشیر احمد اول کا وعدہ اور بعد ازاں ایفائے عہد۔۔۔ خاکسار نے ”الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق چند حقائق“ کے ضمن میں دوسری حقیقت یہ بیان کی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں ”**وجیہہ اور پاک لڑکا**“ کے متعلق بڑی وضاحت کیسا تھ فرمایا ہے کہ ”**وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا**“۔ اور جیسا کہ میں پہلے حضورؑ کے الفاظ کے ساتھ یہ ثابت کر آیا ہوں کہ الہامی پیشگوئی کے اس حصے کا مصداق بشیر احمد اول تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی مخفی مقصد کی تکمیل کی خاطر بشیر احمد اول کو وفات دے کر اپنے پاس بلا لیا اور پھر حضورؑ کو اسی وفات یافتہ بشیر احمد اول کے مثیل کی بشارت دیدی۔ جیسا کہ حضورؑ سبزا شتہار میں فرماتے ہیں۔

(الف) ”اور خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا کہ **ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہے**۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم

ہوگا۔ **يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ۔**“ (تذکرہ صفحہ ۱۳۱۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۶۳۴ حاشیہ۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۱۷۹ حاشیہ)

(ب) ”ایک الہام میں اس دوسرے فرزند کا نام بھی بشیر رکھا۔ چنانچہ فرمایا کہ **ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا** یہ وہی بشیر ہے جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ جس کی نسبت فرمایا۔ کہ وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ **يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ۔**“ (تذکرہ صفحہ ۱۳۱ بحوالہ مکتوب

۳ دسمبر ۱۸۸۸ء بنام حضرت خلیفۃ المسیح اولؑ

اسی سلسلے میں حضورؑ اپنی کتاب سر الخلافہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔۔۔ ”ان لى كان ابناً صغيراً و كان اسمه بشيراً ففتوا الله فى ايام الرضا ع۔ و الله خير و انقى للدين اثر و اسبل التقوى و الارتياع فالفهم من ربي۔ **انا نرذہ اليك تفضلاً عليک۔**“ (تذکرہ صفحہ ۱۳۰۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۸۱ بحوالہ سر الخلافہ صفحہ ۵۳ مطبوعہ ۱۸۹۲ء) ترجمہ۔ میرا ایک لڑکا جس کا نام بشیر احمد تھا شیر خوارگی کے ایام میں فوت ہو گیا۔ اور حق یہ ہے کہ جن لوگوں نے تقویٰ اور خشیت الہی کے طریق کو اختیار کر لیا ہو انکی نظر اللہ تعالیٰ پر ہی ہوتی ہے۔ اس وقت مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہم محض اپنے فضل اور احسان سے وہ تجھے واپس دیں گے (یعنی اُس کا مثیل عطا ہوگا۔ سو اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرا بیٹا عطا کیا)۔

عزیزم۔ چنانچہ اسی بشارت کے تحت اور اسی کے مطابق پھر مثیل بشیر احمد (اول) یعنی مرزا بشیر الدین محمود احمد پیدا ہو کر موعود و جیبہ اور **پاک لڑکا** سے متعلقہ الہامی پیشگوئی کے فروغی یا ضمنی حصہ کے مصداق بنے ہیں۔ بطور خلیفہ ثانی اُن کا باون (۵۲) سالہ دور خلافت اور اس دوران جماعتی ترقی اُنکے مثیل بشیر احمد اول ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہے نہ کہ موعود کی غلام یعنی مصلح موعود ہونے کا۔ اب سوال رہ جاتا ہے کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کے اصل مصداق **نشان رحمت** یعنی **زکی غلام** کا۔۔۔ اُس کا معاملہ کیا ہے؟؟؟ خاکسار انشاء اللہ تعالیٰ نشان رحمت یعنی موعود کی غلام کی حقیقت پر آگے چل کر روشنی ڈالے گا لیکن اس سے پہلے سبزا شتہار کے حاشیہ میں آپکے لکیر کھینچے (underlined) ہوئے الفاظ پر کچھ روشنی ڈالنا چاہتا ہے۔ مَاتَوْ فِى قِيَابِ اللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔

سبزا شتہار کے حاشیہ میں لکیر کھینچے ہوئے الفاظ کی حقیقت۔ مکرر عرض ہے کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کے نزول کے بعد حضورؑ نے دونوں وجودوں (**وجیبہ اور پاک لڑکا اور زکی غلام**) کو ایک پیشگوئی یا ایک وجود سمجھتے ہوئے الہامی پیشگوئی کی اشاعت کے وقت زکی غلام کیساتھ بریکٹ میں لفظ (**لڑکا**) لکھ دیا تھا۔ اور بریکٹ میں لفظ (**لڑکا**) حضورؑ کے اپنے اجتہادی الفاظ ہیں نہ کہ الہامی۔ اب **وجیبہ اور پاک لڑکا** یعنی بشیر احمد اول کی وفات کے بعد بھی حضورؑ کی غلام کو اپنا لڑکا سمجھنے کے قیاس پر قائم رہتے ہوئے یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو **سبزا شتہار** یعنی **حقانی تقریر برواقعہ وفات بشیر** میں فرماتے ہیں۔

(۱) ”اور خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں **دوسعد لڑکوں** کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی اور اس عبارت تک کہ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے کہ جو روحانی طور پر نزول رحمت کا موجب ہوا اور اس کے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔ منہ۔“ (سبزا شتہار تصنیف یکم دسمبر ۱۸۸۸ء۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۴۶۳ حاشیہ) اسی سبزا شتہار میں آگے جا کر حاشیہ ہی میں حضرت احمد علیؑ فرماتے ہیں:-

(۲) ”اور یہ دھوکا کھانا نہیں چاہیے کہ جس پیشگوئی کا ذکر ہوا ہے وہ **مصلح موعود** کے حق میں ہے۔ کیونکہ بذریعہ الہام صاف طور پر کھل گیا ہے کہ یہ سب عبارتیں پسر متونی کے حق میں ہیں اور **مصلح موعود** کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے کہ اس کیساتھ

فضل ہے جو اسکے آنے کیساتھ آئے گا۔ پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے۔ اور ضرور تھا کہ اس کا آنا معرض التوا میں رہتا جب تک یہ بشیر جو فوت ہو گیا ہے پیدا ہو کر پھر واپس اٹھایا جاتا کیونکہ یہ سب امور حکمت الہیہ نے اسکے قدموں کے نیچے رکھے تھے اور بشیر اول جو فوت ہو گیا ہے۔ بشیر ثانی کیلئے بطور ارباب تھا اسلئے دونوں کا ایک ہی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا۔“ (ایضاً صفحہ ۴۶۷۔ ایضاً صفحہ ۱۸۳ تا ۱۸۴)

عزیزم۔ سبز اشتہار کے حاشیہ میں آپ کے لکیر زدہ (underlined) دونوں حوالوں سے جو ثابت ہوتا ہے وہ درج ذیل ہے:-

[۱]۔۔۔ سبز اشتہار کے متذکرہ بالا پہلے حوالے میں حضورؐ نے یہ جو فرمایا ہے کہ!!!!

{ خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی } اس ضمن میں عرض ہے کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بلا شک و شبہ دو (۲) وجودوں کی بشارت دی گئی تھی یعنی ایک وجہ بہ اور پاک لڑکا اور دوسرا زکی غلام۔ زکی غلام کیساتھ حضورؐ نے بریکٹ میں لفظ (لڑکا) لکھا ہے اور اسے ہی آپ نے مصلح موعود قرار دیا ہے لیکن عملاً وہ حضورؐ کا صلبی یا جسمانی لڑکا ثابت نہیں ہوتا (اسکی تفصیل بعد میں آئیگی) بلکہ آپ کا روحانی فرزند ثابت ہوتا ہے۔ ایسے ہی جیسے آپ یعنی حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی پسر تھے۔ لہذا حضورؐ کے کلام اور الہام میں تطبیق پیدا کرنے کی خاطر ہمارے لیے اسکے سوا کوئی چارہ نہیں رہتا کہ ہم یہ یقین کریں کہ حضورؐ کی دونوں سعید لڑکوں سے مراد ایک جسمانی لڑکا اور دوسرا روحانی لڑکا تھی۔

[۲]۔۔۔ اسی حوالے میں حضورؐ نے آگے یہ جو فرمایا ہے کہ ”اور اسکے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔“ الہامی پیشگوئی میں بعد کی یہ عبارت ان الفاظ سے شروع ہوتی ہے!!۔۔۔ { اس کیساتھ فضل ہے جو اسکے آنے کیساتھ آئے گا۔۔۔ وَ كَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا تَك } الہامی پیشگوئی کے یہ الفاظ یا عبارت دراصل زکی غلام یعنی مصلح موعود کے متعلق ہے۔ اور حضورؐ نے یہ جو فرمایا ہے کہ ”اور اسکے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے“ عزیزم آپ کو واضح رہے کہ حضورؐ کے سبز اشتہار میں یہ الفاظ الہامی نہیں بلکہ آپ کا ذاتی اجتہاد تھے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ بعد ازاں جب یہ دوسرا بشیر یعنی بشیر الدین محمود احمد مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوتا ہے تو اس کی پیدائش کے موقع پر حضورؐ نے قطعی طور پر یہ نہیں فرمایا تھا کہ! { یہی لڑکا مصلح موعود ہے }۔

اگر تو حضورؐ اس دوسرے بشیر کی پیدائش کے موقع پر یہ فرمادیتے کہ! { سبز اشتہار میں میں نے یہ جو فرمایا تھا کہ ”اور اسکے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔“ } اُس کے مطابق قطعی طور پر یہی لڑکا یعنی بشیر ثانی پسر موعود اور مصلح موعود ہے! تو پھر آپ حضورؐ کے سبز اشتہار کے مذکورہ بالا فقرہ کو جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے پسر موعود یا مصلح موعود ہونے کیلئے بطور حجت پیش کر سکتے تھے لیکن اگر بشیر ثانی کی پیدائش کے موقع پر بذات خود ملہم نے ہی یہ فرما کر کہ!!!

{ اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے جس کا نام بالفعل محض تفاعل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے یا وہ کوئی اور ہے۔ }

اپنے سبز اشتہار کے بیان سے رُجوع فرمایا ہو تو پھر مہم کے اپنے الفاظ ہی سے ثابت ہو گیا کہ سبز اشتہار کا آپ کا بیان ”اور اس کے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔“ آپ کا صرف ذاتی اجتہاد اور قیاس تھا جو کہ بشیر ثانی کی پیدائش کے موقع پر قائم نہ رہا۔

[۳]۔۔۔ متذکرہ بالا سبز اشتہار کے حوالہ نمبر ۲ میں حضورؐ نے یہ جو فرمایا ہے کہ!!!

”اور یہ دھوکا کھانا نہیں چاہیے کہ جس پیشگوئی کا ذکر ہوا ہے وہ مصلح موعود کے حق میں ہے۔ کیونکہ بذریعہ الہام صاف طور پر کھل گیا ہے کہ یہ سب عبارتیں پسر متوفی کے حق میں ہیں اور مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے کہ اس کیساتھ فضل ہے جو اسکے آنے کیساتھ آئے گا۔“

اس بات کو کبھی بھولنا نہیں چاہیے اور خاکسار اس کا پہلے بھی ذکر کر چکا ہے کہ پیشگوئی مصلح موعود تو دراصل الہامی پیشگوئی کے پہلے فقرے۔۔۔ ”میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔۔۔“ سے ہی شروع ہو جاتی ہے لیکن۔۔۔ ”اس کیساتھ فضل ہے جو اسکے آنے کیساتھ آئے گا۔۔۔ سے الہامی پیشگوئی مصلح موعود میں موعود نشان رحمت سے متعلقہ آخری یا حصہ چہارم شروع ہوتا ہے۔ حضورؐ کی بات بھی بالکل سچ ہے کیونکہ یہ الہامی پیشگوئی نشان رحمت دراصل مصلح موعود (زکی غلام) ہی کے متعلق ہے یا بالفاظ دیگر ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کا مرکزی کردار مصلح موعود، زکی غلام مسیح الزماں ہی ہے۔ قارئین کرام کو واضح رہے کہ اس عظیم الشان پیشگوئی مصلح موعود میں اللہ تعالیٰ نے بطور فرغ ضمنی طور پر موعود لڑکے کا بھی ذکر فرمایا ہوا ہے۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موعود لڑکے کا کسی الگ پیشگوئی میں ذکر کرنے کی بجائے اُس کا الہامی پیشگوئی مصلح موعود میں ہی بطور فرغ یا ضمنی طور پر ذکر کیوں فرمایا ہے؟؟؟ تو اس ضمن میں جو باعرض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا اس لیے کیا تھا کیونکہ وہ آئندہ زمانہ میں ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے بالعموم جماعت احمدیہ اور بالخصوص حضورؐ کی صلیبی اولاد کی آزمائش کرنا چاہتا تھا۔

[۴]۔۔۔ اسی حوالے میں حضورؐ نے مصلح موعود کے بعض الہامی ناموں کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ مثلاً فضل، محمود، بشیر ثانی اور فضل عمر مصلح موعود کے الہامی نام ہیں۔ اگر حضورؐ نے ان الہامی ناموں میں سے کوئی الہامی نام بطور تباؤل اپنے کسی لڑکے کا رکھا بھی ہو اور ساتھ یہ بھی فرما دیا ہو کہ!!!

{ اس لڑکے کا نام بالفعل محض تباؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانیوالا ہے یا وہ کوئی اور ہے }

تب بھی وہ لڑکا (یعنی بشیر الدین محمود احمد) محض بطور تباؤل نام رکھے جانے سے نہ ہی فضل عمر اور نہ ہی مصلح موعود بن سکتا ہے۔ مزید برآں اگر اس (بشیر الدین محمود احمد) کی پیدائش کے بعد حضورؐ نے اس لڑکے کے متعلق کوئی ایسا انکشاف (یہی لڑکا مصلح موعود ہے) نہ کیا ہو بلکہ جو انکشافات کیے ہوں وہ بشیر الدین محمود احمد کے مصلح موعود ہونے کے برخلاف ہوں تو پھر وہ لڑکا خود بخود یا افراد جماعت کے بنانے سے مصلح موعود کیسے بن سکتا ہے؟؟؟

[۵]۔۔۔ یہ بھی واضح رہے کہ اگر بالفرض حضورؐ اپنے کسی لڑکے کا تقاؤل کے طور پر نام رکھنے کے بعد اس لڑکے (یعنی بشیر الدین محمود احمد) کے متعلق اپنی کسی تحریر میں یہ بھی فرمادیتے کہ!!۔۔۔ {یہی لڑکا مولود مسعود، مولود موعود یا مصلح موعود ہے}۔۔۔ تو پھر حضورؐ پر نازل ہونے والا مبشر الہامی کلام اگر حضورؐ کے اس فرمان کی نفی فرما رہا ہوتا تب بھی ہوشمندی اور عقلمندی کا تقاضا یہ تھا کہ ہم احمدی حضورؐ کے اجتہادی کلام کی بجائے حضورؐ کے الہامی کلام کی پیروی کرتے۔ کیونکہ حضورؐ نے اپنی تحریرات میں بار بار فرمایا ہے کہ میرا کہنا اور اللہ تعالیٰ کا فرمانا ایک برابر نہیں ہو سکتا۔ انسانی اجتہاد میں غلطی ممکن ہے لیکن کلام الہی میں غلطی ہرگز ممکن نہیں ہو سکتی۔ مثال کے طور پر آپؐ فرماتے ہیں:-

(۱) ”اب فرض کے طور پر کہتا ہوں کہ اگر ہم اپنے اجتہاد سے کسی بچے پر یہ خیال بھی کر لیں کہ شاید یہ وہی پسر موعود ہے اور ہمارا اجتہاد خطا جائے تو اس میں الہام الہی کا کیا قصور ہوگا۔ کیا نبیوں کے اجتہادات میں اس کا کوئی نمونہ نہیں۔“ (آسمانی فیصلہ (تصنیف دسمبر ۱۹۱۸ء) روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۴۱)

ایک اور جگہ پر آپؐ ارشاد فرماتے ہیں:-

(۲) ”اور یہ کہنا کہ اس لڑکے (بشیر احمد اول۔ ناقل) کو بھی مسعود کہا ہے۔ تو اے نابکار مسعودوں کی اولاد مسعود ہی ہوتی ہے الا شاذ نادر۔ کون باپ ہے جو اپنے لڑکے کو سعادت اطوار نہیں بلکہ شکاوت اطوار کہتا ہے۔ کیا تمہارا یہی طریق ہے؟ اور بالفرض اگر میری یہی مراد ہوتی تو میرا کہنا اور خدا کا کہنا ایک نہیں ہے۔ میں انسان ہوں ممکن ہے کہ اجتہاد سے ایک بات کہوں اور وہ صحیح نہ ہو۔“ (حُجَّۃُ اللہ (مطبوعہ ۱۸۹۷ء) روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۸)

(۳)۔۔۔ ”ہاں اگر ہم نے محض اپنے اجتہاد سے یہ خیال کیا ہو کہ شاید یہی لڑکا مردان خدا میں سے ہوگا۔ تو یہ الہام الہی پر الزام نہیں۔ ہم اپنی اجتہادی باتوں کو خطا سے معصوم نہیں سمجھتے۔ ہمیں ملزم کرنے کیلئے ہمارا کوئی الہام پیش کرنا چاہیے۔ اجتہادی غلطیوں اور رسولوں سے بھی ہو جاتی ہے جس پر وہ قائم نہیں رکھے جاتے۔“ (تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۵۴-۱۵۵)

(۴) حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:- ”انبیاء اور ملہمین صرف وحی کی سچائی کے ذمہ دار ہوتے ہیں اپنے اجتہاد کے کذب اور خلاف واقعہ نکلنے سے وہ ماخوذ نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ انکی اپنی رائے ہے نہ خدا کا کلام۔“ (اعجاز احمدی۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۱۵)

(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:- ”مَا حَدَّثْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ فَهُوَ حَقٌّ وَمَا قُلْتُ فِيهِ مِنْ قَبْلِ نَفْسِي“ (ترمذی۔ ابواب الصلوٰۃ۔ باب ماجاء فی وصف حدیث نمبر ۱۱۰ الصلوٰۃ) فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أُحْطِیُّ وَأُصِیْبُ۔ (نبراس شرح الشرح العقائد النسفی ۲۹۲) یعنی جو بات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہوں وہ حق ہے مگر جو اسکی تشریح میں اپنی طرف سے کروں اسکے متعلق یاد رکھو کہ میں انسان ہوں۔ کبھی میرا خیال درست ہوگا اور کبھی نادرست۔ اسی طرح لکھا ہے:- ”إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ يَجْتَهِدُ فَيَكُونُ خَطَاً۔“ (نبراس شرح الشرح العقائد النسفی ۲۹۲) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کئی دفعہ اپنی وحی کی تعبیر یا تشریح اپنی طرف سے فرماتے تھے تو بعض دفعہ غلط بھی ہوتی تھی۔“

(احمدیہ پاکٹ بک۔ صفحہ ۵۰۷)

(۶) حضورِ منظور کلام میں فرماتے ہیں۔۔۔ خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو وہاں قدرت یہاں در ماندگی فرق نمایاں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کے متذکرہ بالا اقتباسات اور شعر سے دو نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

(اولاً)۔۔ معتبر ہونے (authenticity) کے لحاظ سے ملہم کا اجتہادی کلام اور اُس پر نازل ہونیوالا الہامی کلام دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ کلامِ الہی ہر قسم کی غلطی سے پاک ہوتا ہے جبکہ انبیاءؑ چونکہ بشر ہوتے ہیں لہذا وحیِ الہی کی توضیح و تشریح کے حوالہ سے بعض اوقات اُنکے اپنے کلام میں اجتہادی غلطی واقع ہو سکتی ہے اور یہ کوئی بڑی بات نہیں۔

(ثانیاً)۔۔ کسی نبی کے اجتہادی کلام اور اسکے الہامی کلام میں اگر کوئی تضاد (contradiction) پیدا ہو جائے تو ہمیں دونوں کلاموں میں تطبیق (likening) پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اور اگر ان دونوں میں تطبیق پیدا نہ ہو سکے تو پھر نبی کے اجتہادی کلام کو نظر انداز کرتے ہوئے ہمیں بہر حال نبی کے الہامی کلام یا وحی کی پیروی کرنی چاہیے۔ آئیں اب ہم دوسرے بشیر یا بشیر ثانی صاحب کی پیدائش کا جائزہ لیتے ہیں۔

دوسرے بشیر یعنی بشیر ثانی صاحب کی پیدائش اور اشتہار تکمیل تبلیغ۔۔ واضح رہے کہ جب یہ دوسرا بشیر یا بشیر ثانی صاحب یعنی مثیل بشیر احمد اول پیدا ہوا تو ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کے دن حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ نے ایک اشتہار بعنوان **تکمیل تبلیغ** شائع کیا تھا۔ آپ ﷺ اس اشتہار کے حاشیہ میں فرماتے ہیں:-

”آج ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں بمطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ روزِ شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلِ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے جس کا نام بالفعل محض تفاقول کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائیگی۔ مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانیوالا ہے یا وہ کوئی اور ہے۔ لیکن میں جانتا ہوں اور محکم یقین سے جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدے کے موافق مجھ سے معاملہ کرے گا۔ اور اگر ابھی اس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں آیا تو دوسرے وقت میں وہ ظہور پذیر ہوگا۔“ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۹۱ حاشیہ)

اب عزیزم حضورؑ کے مذکورہ الفاظ سے قطعی طور پر ثابت ہو گیا کہ سبز اشتہار میں حضورؑ نے یہ جو فرمایا تھا اور جن الفاظ کے نیچے آپ نے لکیر کھینچی تھی ”اور اسکے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔“ الہامی نہیں تھی بلکہ آپ کا محض اجتہاد تھا۔ اگر یہ الفاظ الہامی ہوتے تو حضور اپنے سبز اشتہار کے بیان سے رُجوع نہ فرماتے بلکہ مثیل بشیر احمد اول (بشیر الدین محمود احمد) کی پیدائش پر فرماتے کہ ”قطعی طور پر یہی لڑکا مولود مسعود یا مصلح موعود ہے۔“

لیکن حضورؑ نے ایسا نہیں فرمایا بلکہ یہ فرمایا کہ ”ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانیوالا ہے یا وہ کوئی اور ہے۔“ مزید یہ بھی فرمایا کہ اس کا ”نام بالفعل محض تفاقول کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائیگی۔“ عزیزم۔ میرا آپ اور جماعت احمدیہ قادیان کے خلفاء اور علماء کو یہ چیلنج ہے۔۔۔ کہ حضورؑ نے اسکے بعد مرزا بشیر الدین محمود کے متعلق کسی

جگہ بھی یہ نہیں فرمایا کہ میرا یہ لڑکا مولود مسعود، مولود موعود یا مصلح موعود ہے۔ اور اگر کوئی ایسا ثابت کر دے تو میں اُسے منہ مانگی انعامی رقم دینے کیلئے تیار ہوں۔ اگر کوئی ہے تو وہ میدان میں آئے؟؟؟۔ **صلائے عام ہے یا ران نکتہ داں کیلئے**

۱۸۹۴ء تک بھی کسی لڑکے کے متعلق مصلح موعود یا پسر موعود ہونے کا کوئی تعین نہیں کیا گیا تھا۔۔۔ ستمبر ۱۸۹۴ء میں عبدالحق غزنوی کے اعتراض کے جواب میں حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

”یہ سچ ہے کہ ۱۸/۸ اپریل ۱۸۹۴ء ہم نے اطلاع دی تھی کہ ایک لڑکا ہونیوالا ہے سو پیدا ہو گیا ہم نے اس لڑکے کا نام مولود موعود نہیں رکھا تھا صرف لڑکے کے بارہ میں پیشگوئی تھی اور اگر ہم نے کسی الہام میں اس کا نام مولود موعود رکھا تو تم پر کھانا حرام ہے جب تک وہ الہام پیش نہ کرو ورنہ لعنت اللہ علیٰ الکاذبین۔“ (انوار لاسلام۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۴۰)

عزیزم سید مبشر احمد صاحب۔۔ حضور کے رسالے **انوار لاسلام** کی تاریخ تصنیف ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء ہے اور اس وقت حضور کے دولڑکے زندہ موجود تھے یعنی بشیر الدین محمود احمد اور بشیر احمد۔ لہذا حضور کا یہ حوالہ اس امر کی تصدیق کر رہا ہے کہ آپ نے ۱۸۹۴ء تک بھی اپنے کسی لڑکے کے متعلق مولود موعود یعنی مصلح موعود ہونے کا تعین نہیں فرمایا تھا۔ اگر موجود لڑکوں (بشیر الدین محمود احمد اور بشیر احمد) میں سے کسی کا آپ نے بطور مولود موعود تعین کیا ہوا ہوتا تو یہاں آپ اس کا ذکر فرماتے اور کہتے کہ میں نے سبز اشتہار میں اپنے فلاں لڑکے کو مولود موعود قرار دیا ہے۔ جب کہ آپ نے ایسا نہیں فرمایا اور اس طرح یہ حقیقت بخوبی واضح ہو گئی کہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کیا ۱۸۹۴ء تک بھی آپ نے اپنے کسی لڑکے کو مولود موعود یعنی مصلح موعود قرار نہیں دیا تھا۔ اور اس طرح اس میں کوئی شک نہ رہا کہ سبز اشتہار کے حاشیہ میں حضور نے یہ جو فرمایا تھا اور جن پر آپ نے لکیر کھینچی ہے کہ **!!! اور اسکے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔ منہ۔** یہ الفاظ آپ کا محض اجتہاد تھے اور حضور نے دوسرے بشیر کی پیدائش کے موقع پر ہی ان سے رُجوع فرمایا تھا۔

۱۸۹۷ء تک بھی کسی لڑکے کے متعلق مصلح موعود یا پسر موعود ہونے کا کوئی تعین نہیں کیا گیا تھا۔۔۔ مئی ۱۸۹۷ء میں حضور اپنے کسی مخالف کے جواب میں رسالہ حجۃ اللہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

”بے شک مجھے الہام ہوا تھا کہ موعود لڑکے سے قومیں برکت پائیں گی۔ مگر ان اشتہارات میں کوئی ایسا الہی الہام نہیں جس نے کسی لڑکے کی تخصیص کی ہو کہ یہی موعود ہے۔ اگر ہے تو لعنت ہے تجھ پر اگر تو وہ الہام پیش نہ کرے۔“ (حجۃ اللہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۸)

عزیزم سید مبشر احمد صاحب۔۔ رسالہ حجۃ اللہ کی تاریخ تصنیف ۲۶ مئی ۱۸۹۷ء ہے۔ حضور کا یہ حوالہ بھی اس امر کی تصدیق کر رہا ہے کہ آپ نے ۱۸۹۷ء تک اپنے کسی لڑکے کے متعلق اسکے مولود موعود یعنی مصلح موعود ہونے کا تعین نہیں فرمایا تھا جبکہ اس وقت آپ کے تین لڑکے (بشیر الدین محمود احمد، بشیر احمد اور شریف احمد) موجود تھے۔ اگر سبز اشتہار کے حاشیہ میں حضور کے الفاظ جن پر آپ نے لکیر کھینچی ہے اور جن کا خاکسار گذشتہ سطور میں بارہا ذکر کر چکا ہے کہ **!!! اور اسکے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔ منہ۔** اگر حضور کے یہ الفاظ الہامی ہوتے یا حقیقت پر مبنی ہوتے تو حضور رسالہ حجۃ اللہ میں یہ کبھی نہ فرماتے کہ۔۔۔ ”مگر ان اشتہارات میں کوئی ایسا الہی الہام نہیں جس نے کسی

لڑکے کی تخصیص کی ہو کہ یہی موعود ہے۔ اگر ہے تو لعنت ہے تجھ پر اگر تو وہ الہام پیش نہ کرے۔“

اب تک جو بحث ہوئی ہے اس سے یہ قطعی طور پر ثابت ہو گیا کہ حضور علیہ السلام نے بشیر الدین محمود احمد کو مصلح موعود یا پسر موعود قرار نہیں دیا بلکہ اسکے متعلق زکی غلام ہونے کا کوئی اشارہ تک بھی نہیں فرمایا۔ ہاں حضورؐ کو جو وجیہہ اور پاک لڑکا کی بشارت ہوئی تھی اور اسکے متعلق اللہ تعالیٰ نے قطعی طور پر یہ وعدہ بھی فرمایا تھا کہ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ اس بشارت کا اولاً مصداق بشیر احمد اول تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے اُسے شیر خوارگی میں وفات دے کر اپنے پاس بلا لیا اور ساتھ ہی اُسکے مثیل کا وعدہ بھی فرما دیا۔ بشیر احمد اول کے بدلے میں یا اُسکے مثیل کے طور پر جو لڑکا پیدا ہونا تھا اللہ تعالیٰ نے اُس کا نام حضورؐ کو بشیر اور محمود بتایا تھا۔ لہذا جب وہ لڑکا پیدا ہوا تو حضورؐ نے اس کا نام بشیر الدین محمود احمد رکھا۔ اس طرح یہ قطعی طور پر ثابت ہو گیا کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا الہامی طور پر بشیر احمد اول کا مثیل ہونا تو مُسَلَّم تھا لیکن زکی غلام یعنی مصلح موعود یا پسر موعود ہونا ہرگز نہیں۔۔۔ أَفَلَا تَعْقِلُونَ

قادیانیوں اور عیسائیوں میں ایک عجیب مماثلت۔۔۔ عیسائیوں کا دعویٰ ہے کہ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریمؑ نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کے بیٹے تھے۔ جبکہ ہم مسلمان انہیں کہتے ہیں کہ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریمؑ ابن اللہ ہونے کی بجائے باقی نبیوں اور رسولوں کی طرح ایک سچے صاحب کتاب نبی اور رسول تھے و بس۔ تم ایک سچے نبی اور رسول کو معاذ اللہ ابن اللہ قرار دینے کا عظیم گناہ نہ کرو۔ لیکن پولوس کی مشرکانہ خواب کا یہ شیطانی شوشہ عیسائیوں میں اس طرح رچ بس گیا ہے کہ یہ ضدی قوم حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریمؑ کو نعوذ باللہ ابن اللہ بنانے کے گناہ سے باز نہیں آرہی۔ جب ہم عیسائیوں کے آگے قرآن کریم کی یہ آیات رکھتے ہیں:-

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ فَآمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةً انْتَهَوْا خَيْرًا لَّكُمْ إِنَّمَا اللَّهُ إِلَهٌ وَاحِدٌ سُبْحَانَهُ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ۝ لَنْ يَسْتَنْكِفَ الْمَسِيحُ أَنْ يَكُونَ عَبْدًا لِلَّهِ وَلَا الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ وَمَنْ يَسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرْهُمْ إِلَيْهِ جَمِيعًا (النساء- ۱۷۲، ۱۷۳) اے اہل کتاب! اپنے دین میں غلو نہ کرو اور اللہ کی نسبت حق بات کے سوا کچھ نہ کہو۔ یقیناً مسیح عیسیٰ ابن مریم اللہ کا صرف (ایک) رسول ہے اور اُس کا کلمہ ہے جو اُس نے مریم پر نازل کیا اور (وہ) اُسکی طرف سے ایک روح ہے۔ پس اللہ اور اُس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور (یہ) نہ کہو کہ ”تین“ ہیں۔ (اس سے) باز آ جاؤ یہ تمہارے لیے بہتر ہوگا۔ یقیناً اللہ کیلئے ہی معبود ہے۔ وہ اس سے پاک ہے کہ اُس کا کوئی بیٹا ہو۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ ہی کافی کارساز ہے۔ مسیح ہرگز بُرا نہیں منائے گا کہ وہ اللہ کا ایک بندہ متصور ہو اور نہ ہی مقرب فرشتے۔ اور جو کوئی اُس (اللہ) کی عبادت کو بُرا منائے اور تکبر کرے تو وہ اُن سب کو ضرور اپنے حضور اکھٹا کرے گا۔

تو عیسائی حضرات جواباً کہتے ہیں کہ قرآن کریم نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں ہے اور نہ ہی معاذ اللہ محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے نبی اور رسول تھے۔ لہذا اس پر ہم مسلمان خاموش ہو جاتے ہیں۔

جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے ایک نفسانی خواب کی بنیاد پر ایک جھوٹا دعویٰ مصلح موعود کر کے اور پھر اُس نے اور اُسکے جانشینوں نے آج تک جھوٹے یوم مصلح موعود منا منا کر یہ جھوٹا عقیدہ مصلح موعود امام مہدی و مسیح موعود کی عقیدت میں مدہوش عام سادہ احمدیوں کے دل و دماغ میں اس طرح بٹھا دیا ہے جس طرح اب سے پہلے پولوس اور عیسائی پوپوں (popes) نے حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم کے ابن اللہ ہونے کے نعوز باللہ جھوٹے عقیدے کو سادہ عیسائیوں کے دلوں و دماغوں میں بٹھا یا تھا۔ اب جس طرح ایک عظیم اور موعود نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کھول کھول کر بتانے کے باوجود کہ مسیح عیسیٰ ابن مریم فقط ایک صاحب کتاب نبی اور رسول تھا۔ ذہنی تطہیر شدہ (brain washed) عیسائی قوم حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم کی اُلوہیت سے تائب ہونے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ بعینہ ایک سو سال کی ذہنی تطہیر (brain washing) کے نتیجے میں آج قادیانیوں کا بھی یہی حال ہے کہ وہ بھی اس عاجز اور میرے پیروکاروں کے کھول کھول کر بتانے کے باوجود کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب (بطور مثیل بشیر احمد اول) موعود لڑکا سے متعلقہ فروعی اور ضمنی پیشگوئی کے مصداق ضرور ہیں لیکن وہ موعود نشانِ رحمت یا موعود زکی غلام ہرگز نہیں ہیں جسے حضور نے مصلح موعود قرار دیا تھا۔ لیکن عیسائیوں کی طرح قادیانی بھی بغیر کسی دلیل کے فقط ذہنی تطہیر (brain washing) کی وجہ سے مرزا بشیر الدین محمود احمد کو مثیل بشیر احمد اول (جو کہ وہ تھے) کی بجائے مصلح موعود یعنی موعود زکی غلام بنانے پر نہ صرف بضد ہیں بلکہ اسے اپنی زندگی اور موت کا سوال بنا بیٹھے ہیں۔ حالانکہ امر واقع یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پاک وحی جو حضرت احمدؑ پر نازل ہوئی تھی وہ اس حقیقت کا قطعی ثبوت پیش کر رہی ہے کہ موعود زکی غلام، موعود نشانِ رحمت فرزندِ دلبد گرامی ارجمند حضرت احمدؑ کا روحانی فرزند ہے اور اللہ تعالیٰ نے اُسے بطور لڑکا آپکے گھر میں پیدا ہی نہیں فرمایا تھا۔

قادیانیوں اور عیسائیوں کی گمراہی میں ایک فرق۔۔۔ جیسا کہ میں بتا چکا ہوں کہ جب ہم قرآن کریم کی محکم آیات عیسائیوں کے آگے اس حقیقت کے اثبات کیلئے رکھتے ہیں کہ مسیح عیسیٰ ابن مریم بنی اسرائیل کی طرف اللہ تعالیٰ کے ایک نبی اور رسول تھے تو وہ جواباً کہہ دیتے ہیں کہ قرآن کریم معاذ اللہ تعالیٰ کی وحی نہیں ہے اور نہ ہی معاذ اللہ محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے سچے نبی اور رسول تھے۔ عیسائیوں کے اس جواب پر ایک مسلمان کیلئے سوائے خاموشی کے اور کوئی چارہ نہیں رہتا۔ لیکن قادیانیوں اور ہمارے (خاکسار اور میرے پیروکاروں کے) معاملہ میں یہ فرق ہے کہ ہم سب امام مہدی و مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمد کو سچا ماننے کیساتھ ساتھ آپ پر نازل ہونیوالی وحی کو بھی سچا اور برحق مانتے ہیں۔ میدانِ محشر میں جب اللہ تعالیٰ عیسائیوں سے پوچھ گچھ کرے گا تو وہ کہیں گے کہ ہم سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ ماننے کی بھول چوک ہو گئی تھی لہذا اسی وجہ سے ہم آپکی وحی (قرآن کریم) کو بھی نعوز باللہ جھوٹی سمجھتے رہے۔ اسی غلطی کی وجہ سے ہمیں نہ ایک موعود اور سچے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے کی توفیق ملی اور نہ ہی ہم مسیح کی اُلوہیت کی گمراہی سے باہر نکل سکے۔

اب سوال ہے کہ میدانِ محشر میں عیسائیوں کے پاس تو یہ ایک سچا یا جھوٹا بہانہ ہوگا اور ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ اس معذوری کی وجہ سے اُن پر اپنی ستاری اور غفاری کی چادر لپیٹ دے لیکن برخلاف نصاریٰ کے قادیانیوں کے پاس تو ایسا کوئی بہانہ بھی نہیں ہے کیونکہ وہ سب نہ صرف امام مہدی و مسیح موعود کو سچا مانتے ہیں بلکہ آپکی وحی اور الہامی کلام کے سچا ہونے پر بھی پختہ ایمان رکھتے ہیں۔ میرے قادیانی بھائیوں کو چاہیے

کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے خاکسار کے کھول کھول کر بتانے کے بعد اب وہ میدان محشر میں جواب دہی کیلئے تیاری کر کے جائیں۔

ملہم کا زکی غلام کے (مصلح موعود یا پسر موعود) ہونے کے متعلق واضح انکشاف اور تعین۔۔۔ حضرت احمد علیؑ اپنے چوتھے فرزند صاحبزادہ مبارک احمد کے متعلق اپنی کتاب تریاق القلوب میں فرماتے ہیں۔

[۱] ”اور میرا چوتھا لڑکا مبارک احمد ہے اس کی نسبت پیشگوئی اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں کی گئی۔“ (تریاق القلوب (۱۹۰۰ء) روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۲۱)

عزیزم۔ کیا ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی موعود مصلح کے متعلق نہیں ہے؟ اور اس پیشگوئی میں جس نشانِ رحمت یا زکی غلام کی بشارت دی گئی تھی کیا اسکے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا تھا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا؟ پھر آپ فرماتے ہیں:-

[۲] ”دیکھو ایک وہ زمانہ تھا جو ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۱۵ میں یہ عبارت لکھی گئی تھی:- ایک اور الہام ہے جو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں شائع ہوا تھا اور وہ یہ ہے کہ خدا تین کو چار کرے گا۔ اس وقت ان تینوں لڑکوں کا جواب موجود ہیں نام و نشان نہ تھا۔ اور اس الہام کے معنی یہ تھے کہ تین لڑکے ہونگے۔ اور پھر ایک اور ہوگا جو تین کو چار کر دے گا۔ سو ایک بڑا حصہ اس کا پورا ہو گیا۔ یعنی خدا نے تین لڑکے مجھ کو اس نکاح سے عطا کئے جو تینوں موجود ہیں۔ صرف ایک کی انتظار ہے جو تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ اب دیکھو یہ کس قدر بزرگ نشان ہے؟“ (ایضاً صفحات ۲۲۲ تا ۲۲۳)

جب یہ چوتھا لڑکا (صاحبزادہ مبارک احمد) پیدا ہو گیا تو آپ اپنی اسی تصنیف تریاق القلوب میں اس لڑکے کے متعلق فرماتے ہیں:-

[۳] ”سو خدا تعالیٰ نے میری تصدیق کیلئے اور تمام مخالفوں کی تکذیب کیلئے اور عبدالحق غزنوی کو متنبہ کرنے کیلئے اس پسر چہارم کی پیشگوئی کو ۱۴ جون ۱۸۹۹ء میں جو مطابق ۴ صفر ۱۳۱۷ھ تھی بروز چار شنبہ پورا کر دیا یعنی وہ مولود مسعود چوتھا لڑکا تاریخ مذکورہ میں پیدا ہو گیا۔“ (ایضاً صفحہ ۲۲۱)

حضور اپنے اس چوتھے لڑکے (صاحبزادہ مبارک احمد) کے متعلق مزید فرماتے ہیں:-

(۴) ”سو صاحبو وہ دن آ گیا اور وہ چوتھا لڑکا جس کا ان کتابوں میں چار مرتبہ وعدہ دیا گیا تھا۔ صفر ۱۳۱۷ھ کی چوتھی تاریخ میں بروز چار شنبہ پیدا ہو گیا۔ عجیب بات ہے کہ اس لڑکے کے ساتھ چار کے عدد کو ہر ایک پہلو سے تعلق ہے۔ اسکی نسبت چار پیشگوئیاں ہوئیں۔ یہ چار صفر ۱۳۱۷ھ کو پیدا ہوا۔ اسکی پیدائش کا دن ہفتہ کا چوتھا دن تھا یعنی بدھ۔ یہ دوپہر کے بعد چوتھے گھنٹہ میں پیدا ہوا۔ یہ خود چوتھا تھا۔“ (ایضاً صفحہ ۲۲۳)

عزیزم سید مبشر احمد صاحب۔۔۔ حضور نے مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کے اشتہار تکمیل تبلیغ میں پسر موعود اور مصلح موعود کے سلسلہ میں جس کامل انکشاف کے اطلاع دینے کا وعدہ فرمایا تھا۔ حضرت امام مہدی و مسیح موعود کی کتاب تریاق القلوب کے مذکورہ بالا حوالہ جات سے قطعی

طور پر ثابت ہو گیا کہ حضورؐ نے اپنے چوتھے لڑکے صاحبزادہ مبارک احمد کو (۱) مولود مسعود (۲) اس لڑکے کی نسبت پیشگوئی اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں کی گئی تھی (۳) تین کو چار کرنے والا فرما کر واضح رنگ میں اسے پیشگوئی مصلح موعود (نشان رحمت یا پسر موعود) کا مصداق قرار دے کر اشتہار تکمیل تبلیغ میں کیے گئے کامل انکشاف کے اپنے وعدہ کو پورا فرما دیا تھا۔ عزیزم۔ اب سبز اشتہار روحانی خزائن جلد ۲ صفحات ۴۶۳ اور ۴۶۷ کے حاشیہ میں حضورؐ نے جو فرمایا تھا اور آپ نے جن الفاظ پر لکیر کھینچی تھی۔ یہ الفاظ الہامی کی بجائے حضورؐ کا محض اجتہاد تھا اور آپ کا یہ کوئی قطعی فیصلہ نہیں تھا۔ بلکہ ان الفاظ کی بشیر ثانی صاحب کی پیدائش کے موقعہ پر ہی حیثیت ختم ہو گئی تھی جب حضورؐ نے بشیر ثانی کے متعلق یہ فرما دیا تھا کہ۔۔۔

”آج ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں بمطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے جس کا نام بالفعل محض تقاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائیگی۔ مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانیوالا ہے یا وہ کوئی اور ہے۔ لیکن میں جانتا ہوں اور محکم یقین سے جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدے کے موافق مجھ سے معاملہ کرے گا۔ اور اگر ابھی اس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں آیا تو دوسرے وقت میں وہ ظہور پذیر ہوگا۔“ (اشتہار تکمیل تبلیغ۔ مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۹۱ حاشیہ)

اب اس تحقیق کے بعد کہ حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ نے اشتہار تکمیل تبلیغ میں کیے گئے اپنے وعدہ کے مطابق بالآخر اپنے چوتھے لڑکے صاحبزادہ مبارک احمد کے متعلق مصلح موعود یا پسر موعود ہونے کا کامل انکشاف اور تعین فرما دیا تھا۔ آئیں یہ معلوم کرنے کیلئے اب آگے بڑھتے ہیں کہ بعد ازاں تین کو چار کر نیوالے صاحبزادہ مبارک احمد کے متعلق پھر اللہ تعالیٰ کی کیا تقدیر ظاہر ہوئی؟؟؟ اوائل ستمبر ۱۹۰۷ء میں حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ نے ایک مندر خواب دیکھا۔ آپ فرماتے ہیں:-

”سبتمبر ۱۹۰۷ء۔“ خواب میں دیکھا کہ ایک پانی کا گڑھا ہے۔ مبارک احمد اس میں داخل ہوا اور غرق ہو گیا۔ بہت تلاش کیا گیا مگر کچھ پتہ نہیں ملا۔ پھر آگے چلے گئے تو اس کی بجائے ایک اور لڑکا بیٹھا ہے۔“ (تذکرہ صفحہ ۶۱۸)

چوتھے لڑکے صاحبزادہ مبارک احمد کی وفات۔۔۔ بعد ازاں ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء کے دن مبارک احمد فوت ہو گئے۔ لیکن مبارک احمد کی وفات کے بعد اسی دن یعنی ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء کو ہی اللہ تعالیٰ نے پھر حضورؐ کو ایک حلیم غلام کی بشارت دیدی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔۔۔

”اَنَا بُشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ۔ ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں۔“ (تذکرہ صفحہ ۶۱۹ بحوالہ الحکم، مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱) اب حلیم ہونا تو زکی غلام (مصلح موعود یا پسر موعود) کی ایک علامت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی نشان رحمت میں اُسکے متعلق فرماتا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم لہذا یہ حلیم غلام (جس کی مبارک احمد کی وفات کے بعد اسی دن پیدا ہونے کی بشارت دی گئی تھی) مصلح موعود یعنی پسر موعود ہی تھا۔

ایک فیصلہ کن امر۔۔۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء میں اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود یا پسر موعود کے سلسلہ میں حق اور ہدایت کے متلاشیوں کیلئے

ایک اور فیصلہ کن امر ظاہر فرمادیا اور وہ یہ کہ اس موعودِ حلیم غلام کو مبارک احمد کا مثیل قرار دے دیا۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمادیا کہ موعودِ حلیم غلام صاحبزادہ مبارک احمد کا مثیل ہونے کے ناطے (بشیر احمد اول کے مثیل یعنی مرزا بشیر الدین محمود احمد کی طرح) مبارک احمد کی پیدائش کے بعد پیدا ہوگا۔ اور اس طرح یہ الہامی پیشگوئی مصلح موعود یا پسر موعود چوتھے لڑکے مبارک احمد سے منتقل ہو کر آگے اُسکے مثیل کی طرف چلی گئی۔ جیسا کہ حضور اپنے اشتہار ۵ نومبر ۱۹۰۷ء میں فرماتے ہیں:-

”لیکن خدا کی قدرتوں پر قربان جاؤں کہ جب مبارک احمد فوت ہوا۔ ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا۔ اَنَا نَبِيٌّ كَبِغْلَامِ حَلِيمٍ۔ يَنْزِلُ مَنزِلَ الْمُبَارَكِ۔ ترجمہ۔ یعنی ایک حلیم لڑکے کی ہم تجھے خوشخبری دیتے ہیں جو بمنزلہ مبارک احمد کے ہوگا اور اس کا قائم مقام اور اس کا شبیہ ہوگا پس خدا نے نہ چاہا کہ دشمن خوش ہو۔ اسلئے اس نے بجز وفات مبارک احمد کے ایک دوسرے لڑکے کی بشارت دے دی تا یہ سمجھا جائے کہ مبارک احمد فوت نہیں ہوا بلکہ زندہ ہے۔“ (تذکرہ صفحہ ۲۲۲ بحوالہ مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۵۸۷)

عزیزم سید مبشر احمد صاحب۔۔ آپ کو واضح رہے کہ حضور علیہ السلام کو علم تھا کہ میرا مثیل مبارک احمد ہی مصلح موعود ہے یعنی وہی سبز رنگ کا بڑا پھل جو آپ نے الہامی پیشگوئی کے معاً بعد ایک کشف میں دیکھا تھا اور آپ اس کا اپنے گھر میں پیدا ہونے کا انتظار کرتے رہے۔ لیکن چونکہ حضرت صاحبزادہ مبارک احمد کی پیدائش یعنی ۱۴ جون ۱۸۹۹ء کے بعد حضور کے گھر میں بطور مثیل مبارک احمد کوئی لڑکا پیدا نہیں ہوا اور اس طرح ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت دیئے گئے زکی غلام (نشانِ رحمت یا مصلح موعود یا پسر موعود) کی بشارت آپ کے جسمانی لڑکوں سے نکل کر آگے آپ کی ذریت یعنی (جماعت احمدیہ) کی طرف منتقل ہو گئی۔۔ کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے!! عزیزم۔ الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے حق اور ہدایت پانے والوں کیلئے اور انہیں ہر قسم کے فریبوں اور تارکیوں سے نکالنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے اُن کیلئے ایک اور آسانی یہ پیدا فرمادی کہ چونکہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں نشانِ رحمت کی بشارت زکی غلام کے الہامی الفاظ میں دی گئی تھی لہذا اللہ تعالیٰ نے مہم کو مصلح موعود کی آخری الہامی بشارت بھی زکی غلام کے الہامی الفاظ میں ہی دی تھی۔

نشانِ رحمت اور زکی غلام یعنی مثیل مبارک احمد کے متعلق آخری اور فیصلہ کن الہامی بشارت۔۔۔

مورخہ ۶، ۷، نومبر ۱۹۰۷ء:- ”سَأَهَبُ لَكَ غُلَامًا زَكِيًّا۔ رَبِّ هَبْ لِي ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً۔ اَنَا نَبِيٌّ كَبِغْلَامِ اسْمُهُ يَحْيَى۔ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ۔۔۔۔۔ آمدنِ عید مبارک بادت۔ عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔“ (تذکرہ ۶۲۶)

میں ایک زکی غلام کی بشارت دیتا ہوں۔ اے میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش۔ میں تجھے ایک غلام کی بشارت دیتا ہوں جس کا نام یحییٰ ہے۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے اصحابِ فیل کیساتھ کیا کیا۔۔۔ عید کا آنا تیرے لیے مبارک ہو۔ عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔

عزیزم سید مبشر احمد صاحب۔۔۔ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی نشانِ رحمت میں مصلح موعود کی الہامی بشارت زکی غلام کے الفاظ میں نازل ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ۶، ۷، نومبر ۱۹۰۷ء کے دن آخری بار پھر انہی الفاظ میں الہامی بشارت دے کر نہ صرف اس حقیقت پر مہر تصدیق ثبت کر دی کہ مصلح موعود یعنی پسر موعود ۶، ۷، نومبر ۱۹۰۷ء کے بعد جماعت احمدیہ میں پیدا ہوگا بلکہ اس بات کا بھی فیصلہ فرمادیا

کہ حضورؐ کے جسمانی لڑکوں میں سے کوئی بھی اس الہامی بشارت کا مصداق نہیں ہوگا۔ واضح رہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے نہ کہ کسی انسان کا کیونکہ کسی کو مصلح موعود یا پسر موعود یا فرزند دلہند گرامی ارجمند بنانا یا نہ بنانا اللہ تعالیٰ کا کام ہے نہ کہ ملہم کا، میرا یا آپ لوگوں کا۔ موعودز کی غلام سے متعلقہ آخری الہامی بشارت سے یہ ظاہر ہے کہ جب یہ موعود جماعت احمدیہ میں ظاہر ہوگا تو جماعت احمدیہ میں رسالہ الوصیت (روحانی خزانہ جلد ۲۰ صفحات ۳۰۶، حاشیہ) میں حضورؐ کے فرمودہ کے مطابق چالیس مومنوں کے اتفاق رائے سے منتخب ہونیوالے ایسے حالات پیدا کر چکے ہونگے کہ افراد جماعت اُس موعود کو قبول کرنا تو درکنار اُسکی بات کو سننے کیلئے بھی تیار نہیں ہونگے۔ تبھی اللہ تعالیٰ نے اُس موعود کی بعثت سے پہلے ہی ملہم پر یہ الفاظ الہام فرمادیئے تھے کہ۔۔۔ آمدن عید مبارک بادت۔ عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔

پیشگوئی مصلح موعود کا خلاصہ۔۔۔ عزیزم سید مبشر احمد صاحب۔۔ صاحبزادہ بشر احمد اول کی پیدائش پر حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ نے یہ خیال فرمایا تھا کہ یہ لڑکا موعود مصلح اور پسر موعود ہوگا۔ جیسا کہ آپ حضرت مولوی نور الدینؒ کے نام اپنے مورخہ ۴ دسمبر ۱۸۸۸ء کے خط میں لکھتے ہیں:-

”یہ سچ ہے اور بالکل سچ کہ یہ عاجز اجتہادی غلطی سے اس خیال میں پڑ گیا تھا کہ غالباً یہ لڑکا مصلح موعود ہوگا جس کی صفائی باطنی اور روشنی استعداد اور تطہر اور پاکیزگی کی اس قدر تعریف کی گئی ہے مگر اجتہادی غلطی کوئی ایسا امر نہیں ہے کہ نفس الہام پر کوئی دھبہ لگا سکے۔ ایسی غلطیاں اپنے مکاشفات کے سمجھنے میں بعض نبیوں سے بھی ہوتی رہی ہیں۔“ (مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۷۴)

حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ صاحبزادہ بشر احمد اول کی وفات کے بعد بہت محتاط ہو گئے تھے۔ حضورؐ نے سبز اشتہار میں یہ جو فرمایا تھا کہ ”اور اس کے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔“ بشیر ثانی کی پیدائش کے موقع پر آپؐ نے یہ فرما کر کہ۔۔۔

{ اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے جس کا نام بالفعل محض تفاقول کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے یا وہ کوئی اور ہے۔ }

اپنے سبز اشتہار کے حاشیہ میں فرمائے گئے مذکورہ بالا الفاظ سے بھی رجوع فرمایا تھا یعنی اپنے الفاظ سے پیچھے ہٹ گئے تھے۔ بعد ازاں آپؐ کے گھر میں لڑکے پیدا ہوتے رہے اور آپؐ اُنکے نام بطور تفاقول رکھتے رہے۔ حتیٰ کہ صاحبزادہ مبارک احمد کی پیدائش کے بعد آپکے گھر میں نرینہ اولاد کا سلسلہ منقطع ہو گیا لیکن موعودز کی غلام کی مختلف صفات کیساتھ الہامی بشارتیں آپکی وفات تک جاری رہیں۔ اللہ تعالیٰ ان الہامی بشارتوں میں ملہم اور اُسکی جماعت کو بتاتا رہا تھا کہ ابھی موعودز کی غلام (مصلح موعود یعنی پسر موعود) پیدا نہیں ہوا۔ اُس نے اپنی آخری الہامی بشارت کے بعد جماعت احمدیہ میں پیدا ہونا ہے۔ زکی غلام کے بارے میں نازل ہونے والی تیرہ (۱۳) الہامی بشارتیں اس حقیقت پر کھلا ثبوت ہیں۔ ایک قطعی، الہامی اور علمی ثبوت کیساتھ جماعت احمدیہ میں ۶، ۷ نومبر ۱۹۰۷ء کے بعد پیدا ہونیوالا اس عاجز کے علاوہ کوئی اور مدعی موعودز کی غلام مسیح الزماں نہیں گزرا ہے۔ عزیزم۔ خاکسار نے آپکی طرف سے لکیر کھینچے ہوئے سبز اشتہار کے الفاظ کی جو توضیح و تشریح کر دی ہے۔ اسکے بعد سبز اشتہار کے حوالہ سے جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد کا دعویٰ مصلح موعود قطعی طور پر جھوٹا (fake)

ثابت ہو جاتا ہے۔ اگر آپ تقویٰ اور دیانتداری کیساتھ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود کو سمجھنا چاہیں تو میں اس پیشگوئی کے حوالہ سے آپ کے آگے ہر پہلو اور ہر رنگ کیساتھ روشنی ڈال چکا ہوں۔ اُمید ہے کہ اب بعض جاہلوں اور بدبختوں کیلئے بھی کافی چن چڑھ گیا ہوگا لیکن اسکے باوجود اگر آپ یا آپ کو تھاپی دینے والا کوئی جاہل ایک غلط دعویٰ مصلح موعود کو چھوڑنے کیلئے تیار نہیں ہے تو پھر لا اِکْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ (البقرہ۔ ۲۵۷) کے مطابق آپ اس معاملہ میں بالکل آزاد ہیں۔ میرا کام آپ یا کسی اور جاہل کو منوانا نہیں بلکہ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ (یسین۔ ۱۸) کے مطابق آپ سب گمراہوں کی صرف راہنمائی کرنا ہے و بس۔ اب میں آپ کی ای میلز میں اٹھائے ہوئے سوالوں کی طرف آتا ہوں۔ آپ مورخہ ۱۶ نومبر ۲۰۱۴ء کی ای میل میں مجھے مخاطب کر کے لکھتے ہیں:-

(Q-1) "You have claimed to be the same Zaki Ghulam and Musleh that was prophesied in the Prophecy of 20 February 1886."

سوال نمبر۔ ۱ --- ”آپ اسی زکی غلام اور مصلح موعود ہونے کے مدعی ہیں جس کی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی میں بشارت دی گئی تھی؟“

الجواب --- ہاں الحمد للہ۔ میں اسی زکی غلام اور مصلح موعود ہونے کا مدعی ہوں جس کی اللہ تعالیٰ نے حضرت امام مہدی مسیح موعود کو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت بخشی تھی۔ جس کے متعلق خاکسار گذشتہ صفحات میں یہ ثابت کر چکا ہے کہ اس موعود زکی غلام اور اس مصلح موعود فرزند دلہند گرامی ارجمند نے اپنی آخری الہامی بشارت یعنی ۶، ۷ نومبر ۱۹۰۷ء کے بعد جماعت احمدیہ میں پیدا ہونا تھا۔ عزیزم۔ ذَلِكْ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ آگے آپ لکھتے ہیں:-

(Q-2) "Now according to Hadharat Masih e Maud(as), based on Ilham, the Zaki Ghulam mentioned in this prophecy was Bashir Awwal(ra). Huzur also explains how the Zaki Ghulam and Musleh Maood are two separate personalities. So your claim of being Zaki Ghulam and Musleh Maood is nothing more than the dream of a mad man. Zaki Ghulam according Huzur(as) was a physical son of Huzur in the shape of Bashir Awwal(ra)."

سوال نمبر۔ ۲ --- ”اب حضرت مسیح موعود کے بقول الہام کے مطابق جس زکی غلام کا پیشگوئی میں ذکر ہے وہ بشیر احمد اولؑ تھا۔ حضورؑ نے یہ بھی تشریح فرمائی ہے کہ زکی غلام اور مصلح موعود دو علیحدہ شخصیات ہیں۔ لہذا آپکا زکی غلام اور مصلح موعود ہونے کا دعویٰ پاگل کے خواب کے علاوہ کچھ نہیں۔ حضورؑ کے بقول زکی غلام بشیر احمد اولؑ کی صورت میں آپکا جسمانی لڑکا تھا۔“

الجواب --- خاکسار نے بڑی تفصیل کیساتھ اس حقیقت کو ثابت کر دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں ملہم کو ایک نشانِ رحمت بخشا تھا۔ اور سورۃ مریم کی آیات (۲۱ تا ۲۲) کی روشنی میں یہ نشانِ رحمت زکی غلام ہے۔ اسی موعود زکی غلام کو ملہم نے اپنے فرمودات میں مصلح موعود قرار دیا تھا۔ اور ملہم کے دیگر الہامات اور فرمودات کے مطابق اسی موعود زکی غلام کو اللہ تعالیٰ نے مسیح عیسیٰ

ابن مریم بھی قرار دیا ہوا ہے۔ اور خاکسار نے زکی غلام سے متعلقہ الہامی بشارتوں کی روشنی میں یہ قطعی طور پر ثابت کر دیا ہے کہ موعودؑ کی غلام یا موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم ملہم یعنی محمدی مریم کے گھر میں بطور جسمانی لڑکا پیدا ہی نہیں ہوا تھا۔ اس موعودؑ کی غلام یا موعود مصلح نے اپنی آخری الہامی بشارت یعنی ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲ کے بعد جماعت احمدیہ میں پیدا ہونا ہے۔ حضرت امام مہدی مسیح موعودؑ نے کسی جگہ پر بشیر احمد اول کو زکی غلام قرار نہیں دیا ہے اور نہ ہی موعودؑ کی غلام اور موعود مصلح کو دو علیحدہ علیحدہ شخصیات قرار دیا ہے۔ عزیزم۔ تم یہ دونوں ایسے سفید جھوٹ حضورؑ کی طرف منسوب کر رہے ہو جس کا آپ کے پاس نہ کوئی ثبوت ہے اور نہ ہی آپ نے اپنی ای میل میں اس کا کوئی حوالہ پیش کیا ہے۔ یہ دونوں آپ کے محض جھوٹے دعاوی اور حضورؑ پر جھوٹے بہتان ہیں۔ اگر تم اپنے ان دونوں جھوٹے دعاوی کو حضورؑ کی کسی تحریر کیساتھ سچا ثابت کر دو تو میں آپ کو منہ مانگا انعام دوں گا اور میری طرف سے اس انعامی رقم کی گارنٹی آپ کا محترم بھائی سید مولود احمد آپ کو دیدے گا۔

عزیزم:- اگر ایک لمحہ کیلئے ہم یہ تسلیم کر لیں کہ بشیر احمد اول موعودؑ کی غلام تھا تو پھر اس کا یہ مطلب ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کو زکی غلام بطور بشیر احمد اول عنایت فرما کر اور پھر اُسے پندرہ ماہ کے بعد شیرخوارگی میں ہی وفات دے کر کیا موسوی مریم کے برخلاف محمدی مریم حضرت احمد علیؑ کیساتھ نعوذ باللہ کوئی مذاق کیا تھا؟؟ جبکہ قرآن کریم ہمیں خبر دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسوی مریم کو جس زکی غلام کی بشارت دی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے نہ صرف بن باپ پیدا کیا بلکہ بنی اسرائیل کی طرف صاحب کتاب نبی اور رسول بھی بنایا تھا۔ تو پھر یہ کس طرح ممکن ہو سکتا تھا کہ برخلاف موسوی زکی غلام کے اللہ تعالیٰ محمدی زکی غلام کو پیدائش کے بعد صرف پندرہ ماہ زندہ رکھ کر اُسے شیرخوارگی میں ہی وفات دے دیتا۔ لہذا عزیزم۔ خاکسار کا موعودؑ کی غلام ہونے کا دعویٰ کسی پاگل انسان کا خواب نہیں ہے بلکہ یہ ایک اٹل حقیقت ہے اور اسکے آگے آپ کے خلفاء اور علماء (خَاوِیۃ عَلٰی غُرُوشِہَا) کی مانند منہ کے بل گرے پڑے ہیں۔ جماعت احمدیہ قادیان میرے اور میرے پیروکاروں سے شرمندگی میں منہ چھپاتی پھر رہی ہے۔ پہلے زمانوں میں بھی ہر مرسل کو پاگل کہنے والے ابو لہب ٹاپ لوگ آپ کے ہی بھائی بند تھے۔ تبھی اللہ تعالیٰ کو فرمانا پڑا: **يَا حَسْرَةَ عَلٰی الْعِبَادِ مَا يَأْتِيہُمْ مِّنْ رَّسُولٍ اِلَّا كَانُوْا بِہِ يَسْتَهْزِءُوْنَ** (یسین۔ ۳۱) **وَاے افسوس بندوں پر! انکے پاس کوئی رسول نہیں آتا مگر وہ اُس سے ہنسی اور ٹھٹھا کرنے لگتے ہیں۔**

بہت بڑھ بڑھ کے باتیں کی ہیں تو نے اور چھپا یا حق مگر یہ یاد رکھ اک دن ندامت آنے والی ہے

آگے آپ لکھتے ہیں:-

(Q-3) "Anybody here who is not sure please, have the peshgoi of 20th Feb. In front of you and then read the following underlined. This should serve as an eye opener for all JAIPs."

سوال نمبر۔ ۳۔۔۔ "جس کسی کو شک ہو تو وہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کے حوالہ سے لکیر کھینچے ہوئے الفاظ پڑھے۔۔۔"

اور خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی اور اس عبارت تک کہ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے کہ جو روحانی طور پر نزول رحمت کا موجب ہوا اور اس کے

بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔ منہ۔“ (سبز اشتہار۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۲۶۳ حاشیہ)

”اور یہ دھوکا کھانا نہیں چاہیے کہ جس پیشگوئی کا ذکر ہوا ہے وہ **مصلح موعود** کے حق میں ہے۔ کیونکہ بذریعہ الہام صاف طور پر کھل گیا ہے کہ یہ سب عبارتیں پسر متوفی کے حق میں ہیں اور **مصلح موعود** کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے کہ اس کیساتھ فضل ہے جو اُسکے آنے کیساتھ آئے گا۔ پس **مصلح موعود** کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا اور نیز دوسرا نام اُس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے۔ اور ضرور تھا کہ اس کا آنا معرض التوا میں رہتا جب تک یہ بشیر جو فوت ہو گیا ہے پیدا ہو کر پھر واپس اُٹھایا جاتا کیونکہ یہ سب امور حکمت الہیہ نے اُسکے قدموں کے نیچے رکھے تھے اور بشیر اول جو فوت ہو گیا ہے۔ بشیر ثانی کیلئے بطور اربا ص تھا اسلئے دونوں کا ایک ہی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا۔“ (سبز اشتہار۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۲۶۷ حاشیہ)

جماعت احمدیہ اصلاح پسند کے تمام ممبران کیلئے یہ آنکھیں کھولنے والے الفاظ ہیں۔“

الجواب۔۔۔ عزیزم۔ آپ نے اپنے بے بنیاد موقف کو سرسبز کرنے کیلئے سبز اشتہار کے حاشیہ میں (نیچے لکیر کھینچ کر) جو حضورؐ کے الفاظ پیش کیے ہیں۔ خاکسار نے گذشتہ صفحات میں بڑی تفصیل کیساتھ حضورؐ کے **ان لکیر زدہ الفاظ** کی وضاحت کر دی ہے۔ آپ نے یہ جو فرمایا تھا کہ ”۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں **دو سعید لڑکوں** کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی۔“ ان دونوں لڑکوں سے حضورؐ کی مراد ایک جسمانی لڑکا اور دوسرا روحانی لڑکا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے جسمانی لڑکے کا وعدہ بشیر احمد اول کو وفات دے کر بطور مثیل بشیر احمد اول یعنی مرزا بشیر الدین محمود احمد کے رنگ میں پورا فرمایا تھا۔ حضورؐ کی دوسرے لڑکے سے مراد روحانی پسر موعود تھا اور اس پسر موعود یعنی زکی غلام فرزند دل بند گرامی ارجمند نے مبشر الہامات کے مطابق اپنی آخری الہامی بشارت ۶، ۷ نومبر ۱۹۰۷ء کے بعد جماعت احمدیہ میں پیدا ہونا تھا۔ وسط دسمبر ۱۹۸۳ء کو ایک مبارک سجدہ سے اُٹھنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت دیئے گئے موعود کی غلام مسیح الزماں کے مصداق ہونے کی خبر بخشی تھی۔ **الْحَمْدُ لِلَّهِ ثُمَّ الْحَمْدُ لِلَّهِ۔** سبز اشتہار کے حاشیہ میں حضورؐ نے یہ جو فرمایا تھا کہ ”اور اس کے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔“

میں گذشتہ صفحات میں اسکی خوب وضاحت کر چکا ہوں کہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو بشیر ثانی کی پیدائش کے موقع پر ملہم نے سبز اشتہار کے حاشیہ میں دیئے گئے اپنے اس بیان سے رُجوع فرمایا تھا۔ مراد یہ کہ آپ اپنے الفاظ سے پیچھے ہٹ گئے تھے۔ اور پھر اشتہار تکمیل تبلیغ کے بعد حضورؐ نے تادم وفات بشیر ثانی کو کسی جگہ پر بھی نہ کبھی مولود مسعود، نہ مولود موعود اور نہ ہی **مصلح موعود** فرمایا تھا۔ اور اس طرح عزیزم۔ سبز اشتہار کے حاشیہ میں حضورؐ کے جن الفاظ پر آپ لکیریں کھینچ کر جماعت احمدیہ اصلاح پسند کے ممبران کی آنکھیں کھولتے پھر رہے ہیں۔ اُمرواقع یہ ہے کہ خاکسار نے **سبز اشتہار** کے حاشیہ میں آپ کے **لکیر زدہ الفاظ** کی گذشتہ صفحات میں جو توضیح اور تفسیر کی ہے وہ بشرط تقویٰ آپ اور قادیانی جماعت کی آنکھیں کھولنے کیلئے کافی ہے۔ آگے آپ لکھتے ہیں:-

(Q-4) "MUBARAK WOH JO ASMAN SAI AATA HAI" Upto here Huzur(as) said is about Bashir Awwal

(ra) and Zaki Ghulam is part of this portion of peshgoi. And Bashir Awwal as we all know was a

physical son of Huzur(as)."

سوال نمبر۔ ۴۔۔۔ ”مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ حضور کے بقول یہاں تک بشیر اڈل ہے اور زکی غلام پیشگوئی کے اس حصے کا جز ہے۔ اور ہم سب جانتے ہیں کہ بشیر اڈل حضور کا جسمانی لڑکا تھا۔“

الجواب۔۔۔ خاکسار نے اپنے مضمون کے شروع میں ”آفادہ عام اور عزیزم سید مبشر احمد صاحب کی راہنمائی کیلئے الہامی پیشگوئی کا تجزیہ“ کے عنوان کے تحت ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کے چار حصوں کا ذکر کیا ہے۔۔۔ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں اسکے پہلے فقرے سے ہی نشانِ رحمت یعنی پیشگوئی کے مرکزی کردار مصلح موعود کا تعارفی اور ابتدائی حصہ شروع ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔۔۔ ”میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔۔۔ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔“

دوسرے حصہ۔۔۔ ”سو تجھے بشارت ہو۔۔۔ تجھے ملے گا۔“ میں اللہ تعالیٰ نے الہامی پیشگوئی میں مذکورہ دونوں وجودوں (وجہہ اور پاک لڑکا اور زکی غلام) کی بشارتوں کا ذکر فرمایا ہے۔

تیسرے حصہ۔۔۔ ”وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔۔۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔“ میں اللہ تعالیٰ نے موعود لڑکے کے بارے میں تفصیل بیان فرمائی ہے۔

الہامی پیشگوئی کا چوتھا اور آخری حصہ جو کہ ”اُسکے ساتھ فضل ہے۔ جو اُسکے آنے کیساتھ آئیگا۔۔۔ وَ كَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا۔“ پر ختم ہوتا ہے۔ موعود زکی غلام سے متعلقہ الہامی پیشگوئی کا یہ آخری حصہ ہے۔ لہذا اس طرح قطعی طور پر ثابت ہے کہ زکی غلام کا الہامی پیشگوئی کے ابتدائی اور آخری حصے سے تعلق ہے نہ کہ تیسرے حصہ سے جس کا خاتمہ ”مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے“ پر ہوتا ہے۔“

ثانیاً۔ عزیزم۔ خاکسار نے درج بالا سطور میں یہ جو لکھا ہے کہ ”میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔۔۔ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔“ الہامی پیشگوئی کے مرکزی کردار مصلح موعود کا تعارفی اور ابتدائی حصہ ہے۔ میرے اس بیان کی تصدیق جناب خلیفہ ثانی صاحب نے اپنی اُس تقریر میں بھی کی ہے جو انہوں نے ۱۹۴۴ء میں جھوٹا دعویٰ مصلح موعود کرتے وقت الموعود کے عنوان سے کی تھی۔ مثلاً جیسا کہ وہ مصلح موعود کی پہلی پانچ علامتوں کے حوالہ سے اپنی تقریر میں کہتے ہیں۔۔۔ ”پہلی علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ قدرت کا نشان ہوگا۔ دوسری علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ رحمت کا نشان ہوگا۔ تیسری علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ قربت کا نشان ہوگا۔ چوتھی علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ فضل کا نشان ہوگا۔ پانچویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ احسان کا نشان ہوگا۔“ (الموعود۔ انوار العلوم جلد ۱ صفحہ ۵۲۹)

عزیزم:۔ اگر میرے بقول ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کا ابتدائی اور تعارفی حصہ مصلح موعود کے بارے میں نہ ہوتا تو پھر جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ۱۹۴۴ء کے جلسہ سالانہ قادیان میں اپنی آخری تقریر میں مصلح موعود کی باون (۵۲) علامتیں بیان کرتے وقت مصلح موعود کی پہلی پانچ علامتوں کا اسی ابتدائی حصہ میں سے ذکر نہ کرتے؟؟ فَتَنْدَبَرُوا إِلَيْهَا الْعَاقِلُونَ۔

ثالثاً۔ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے جس حصے کو میں نے مصلح موعود سے متعلقہ ابتدائی اور تعارفی حصہ لکھا ہے۔ اگر یہ ابتدائی اور تعارفی حصہ مصلح موعود سے متعلقہ نہ ہوتا تو جناب خلیفہ ثانی صاحب اسی ابتدائی اور تعارفی حصہ میں سے مصلح موعود کی سات اہم اغراض کی نشاندہی

بھی نہ کرتے؟؟؟ (الموعود۔ انوار العلوم جلد ۷ صفحہ ۵۰۹ تا ۵۱۱)

آگے آپ لکھتے ہیں:-

(Q-5)"The Mujaddid of the time has the biggest duty of serving the Holy Quran. If you have no knowledge of Quran you cannot serve Islam. A couple of years back a friend of ours asked you a question over the phone in my presence. Your Ameer Sb Canada was also there. He recited couple of verses from Sura Al Najm. He asked for the tafseer and meanings of these verses and you said to him oh, I don't know Arabic. Upon this he said I am not asking if you know Arabic or not I am only asking you to explain couple of verses from Quran."

سوال نمبر ۵۔۔۔ ”مجدد کی سب سے بڑی ذمہ داری قرآن کریم کی خدمت ہوتی ہے۔ اگر تمہیں قرآن کا علم نہیں ہے تو آپ اسلام کی خدمت نہیں کر سکتے۔ چند سال پہلے میری موجودگی میں ہمارے ایک دوست نے فون پر آپ سے سوال پوچھا تھا۔ آپ کے کینیڈا کے امیر صاحب بھی وہاں موجود تھے۔ اُس نے سورۃ نجم کی چند آیات پڑھی تھیں۔ اُس نے آیات کے معانی اور تفسیر کے بارے میں آپ سے پوچھا تھا اور آپ نے جواباً اُسے کہا تھا اُوہ میں تو عربی جانتا نہیں ہوں۔ اس پر اُس نے آپ سے کہا کہ میں آپ سے عربی کے جاننے یا نہ جاننے کے بارے میں نہیں پوچھ رہا بلکہ چند آیات کے معانی پوچھ رہا ہوں۔“

الجواب۔۔۔ عزیزم:-۔۔۔ (۱) آپ جس واقعہ کی بات کر رہے ہیں۔ مجھے اس واقعہ سے کوئی انکار نہیں ہے۔ لیکن آپ کو واضح رہے کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ دین اسلام کی خدمت صرف کوئی عرب یا کوئی عربی دان ہی کر سکتا ہے بلکہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو یہ کام کسی عجمی سے بھی لے سکتا ہے یا وہ کسی عجمی سے بھی کروا سکتا ہے۔ جیسا کہ آج اللہ تعالیٰ آپ کی جماعت احمدیہ قادیان اور لاہور کے متکبر عربی دانوں، عالموں اور حافظوں کو رد کر کے الحمد للہ مجھ خاکسار عجمی سے یہ کام لے رہا ہے۔ اور آپ لوگ خاکسار کی غلطیاں نکالنے کا فریضہ اسی طرح سرانجام دے رہے ہیں جیسا کہ ایک صدی قبل محمد حسین بٹالوی اینڈ کمپنی حضرت مرزا صاحب کی غلطیاں نکالنے کا فریضہ سرانجام دیتی رہی تھی۔

(۲) میں نے ہمیشہ یہ کہا ہے اور اب بھی کہتا ہوں کہ جس ماحول میں خاکسار نے آنکھ کھولی تھی وہاں پر میں قرآن کریم ناظرہ پڑھنے سے بھی محروم رہا ہوں۔ یہ درست ہے کہ عربی دانوں کی طرح میں عربی نہیں لکھ پڑھ سکتا لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ میں عربی کو بالکل نہیں جانتا یا میرے پاس قرآن کریم کا کوئی علم نہیں ہے۔ بلکہ میں تو یہ دعویٰ رکھتا ہوں کہ اُمت محمدیہ میں جن بعض خوش نصیبوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی جناب سے بطور خاص قرآن کریم کا علم دیا ہے۔ اُن خوش نصیبوں میں سے خاکسار بھی ایک ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن کریم کا یہی وہ خاص علم ہے جس کی بدولت خاکسار نے جناب خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کو جھوٹا ثابت کر کے نہ صرف پیشگوئی مصلح موعود کے میدان میں بلکہ علم و معرفت کے میدان میں بھی جماعت احمدیہ قادیان اور لاہور کو ہی نہیں بلکہ دنیا کے علماء کو بھی منہ کے بل گرایا ہوا ہے۔۔۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

(۳) دین اسلام کی خدمت کیلئے جتنی عربی جاننے کی مجھے ضرورت تھی اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنی عربی سکھائی ہوئی ہے اور آپ اور دیگر لوگ

میری تحریر و تقریر میں قرآن کریم کا ذکر پڑھتے اور سنتے رہتے ہیں۔ باقی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ یہ درست ہے کہ میں عربی کے اُن ماہروں اور عالموں جیسا نہیں ہوں جن کے متعلق ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا ہوا ہے:-

(۱) عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اسْمُهُ وَلَا يَبْقَى مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رَسْمُهُ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدَى عُلَمَاءُهُمْ شَرٌّ مِنْ تَحْتِ أَدِيمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيهِمْ تَعُوذٌ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ. (مشکوٰۃ کتاب - کنز العمال - حدیقتہ الصالحین - حدیث نمبر ۹۱۲ صفحہ ۸۵۲)

حضرت علیؑ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ اس زمانہ کے لوگوں کی مسجدیں بظاہر تو آباد نظر آئیں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ انکے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین مخلوق ہوں گے۔ ان میں سے ہی فتنے اٹھیں گے اور ان میں ہی لوٹ جائیں گے یعنی تمام خرابیوں کا وہی سرچشمہ ہوں گے۔

(۲) تَكُونُ فِي أُمَّتِي فِرْعَوْنٌ فَيَصِيرُ النَّاسُ إِلَى عُلَمَاءِهِمْ فَإِذَا هُمْ قِرْدَةٌ وَخَنَازِيرٌ. (کنز العمال - حدیقتہ الصالحین - حدیث نمبر ۹۱۳ صفحہ ۸۵۳)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا میری اُمت پر ایک زمانہ اضطراب اور انتشار کا آئے گا۔ لوگ اپنے علماء کے پاس راہنمائی کی اُمید سے جائیں گے تو وہ انہیں بندروں اور سوروں کی طرح پائیں گے۔ یعنی اُن علماء کا اپنا کردار انتہائی خراب اور قابل شرم ہوگا۔ جہاں تک قرآن کریم اور خدمات دینیہ کا تعلق ہے تو اس ضمن میں آپ کے موقف کے بالکل برخلاف حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ و عدلؑ تو یہ فرماتے ہیں:- ”اُسکے عجائباتِ قدرت اسی طرح پر ہمیشہ ظہور فرماتے ہیں کہ وہ غریبوں اور حقیروں کو عزت بخشتا ہے اور بڑے بڑے معززوں اور بلند مرتبہ لوگوں کو خاک میں ملا دیتا ہے۔ بڑے بڑے علماء و فضلاء اُسکے آستانہ فیض سے بکلی بے نصیب اور محروم رہ جاتے ہیں اور ایک ذلیل حقیر اُمی جاہل نالائق منتخب ہو کر مقبولین کی جماعت میں داخل کر لیا جاتا ہے۔ ہمیشہ سے اُسکی کچھ ایسی ہی عادت ہے اور قدیم سے وہ ایسا ہی کرتا چلا آیا ہے۔ و ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔“ (ازالہ وہام - روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۴۱ حاشیہ)

عزیزم۔ اب خدمت اسلام کے سلسلہ میں آپکی ٹامک ٹونیوں کو مانا جائے یا کہ حضرت حکم و عدلؑ کے حکیمانہ فرمودات کو۔ تم چونکہ حضرت حکم و عدلؑ کو ایک دفعہ مان کر پھر اُسکی تعلیم کے منکر ہو کر نہ صرف ارتداد اختیار کر چکے ہو بلکہ فاسق بھی بن چکے ہو لہذا حضرت حکم و عدلؑ کی تعلیم کو آپکے آگے پیش کرنے کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ اس سے تو آپ فارغ ہو بیٹھے ہیں۔ یہ ہے جھوٹے مدعی مصلح موعود کو ماننے کا انجام؟؟ آپکی ہدایت کیلئے اب صرف اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہی کی جاسکتی ہے۔ میں نے کہیں پڑھا ہے (دروغ برگردنِ راوی) کہ:- ”وہ دماغی طور پر بھی اور جسمانی طور پر بھی اپنا ہج ہو گئے اور ۹ سال تک بستر مرگ پر ایڑیاں رگڑتے رہے۔ تب مرزا ناصر کی قیادت میں ایک خلافت کمیٹی بنائی گئی جو جماعتی امور کو چلاتی تھی۔ لیکن مرزا محمود کا ان جماعتی احکامات سے کوئی تعلق نہ تھا۔ ہاں ایسا ضرور ہے کہ کبھی کبھی وہ ہوش میں

آجاتے اور اندرون خانہ کی خبر ہے کہ وہ نہ صرف گندی گندیاں دیا کرتے بلکہ چلا کر کہتے کہ میں ”مصلح موعود“ نہیں ہوں۔“ آگے آپ لکھتے ہیں:-

(Q-6) "You put more emphasis on virtue is God than on the Holy Quran. Your disciples are saying you know the best tafseer??? Are you guys just joking with everyone?"

سوال نمبر ۶۔۔۔ ”تم قرآن کریم کی بجائے نیکی خدا ہے پر زیادہ زور دے رہے ہو۔ آپ کے پیروکار کہتے ہیں کہ تم قرآن کریم کی سب سے بہتر تفسیر جانتے ہو؟؟؟ کیا تم لوگوں سے مذاق کر رہے ہو؟“

الجواب۔۔۔ اے بے علم شخص! قریباً اڑھائی ہزار سال پہلے ایتھنز (Athens) میں سقراط نامی اللہ تعالیٰ کے ایک برگزیدہ مرسل نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر دنیا کو بتایا تھا کہ نیکی علم ہے (Virtue is knowledge)۔ اپنی زندگی میں سقراط نے لوگوں کو یہ بتا دیا کہ جس نیکی کو میں علم کہتا ہوں وہ ایک (the One) ہے اور اُسے حاصل کرنا یا پانا بنی نوع انسان کی زندگی کا تنہا مقصد (sole end) ہے۔ لیکن ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مقامے دارد کے محاورہ کے مطابق سقراط اپنی زندگی میں نیکی کے تصور یا اسکی تعریف پر سے پردہ نہ اٹھاسکا۔ اور یہی وجہ ہے کہ اُسکے نظریہ علم (Virtue is knowledge) کی حقیقت سے نہ صرف عام بنی نوع انسان بلکہ محققین، علمائے سائنس اور فلسفہ بھی اب تک لاعلم چلے آ رہے ہیں۔ جیسا کہ ایک نامی انگریز محقق، مفکر اور پرنسٹن یونیورسٹی آف امریکہ کے پروفیسر جناب ڈبلیو ٹی سٹیس صاحب ۱۹۱۹ء میں اپنی کتاب (A critical history of Greek Philosophy) کے صفحہ ۱۴۹ پر لکھتے ہیں:-

"But as, for Socrates, the sole condition of virtue is knowledge, and as knowledge is just what can be imparted by teaching, it followed that virtue must be teachable. The only difficulty is to find the teacher, to find someone who knows the concept of virtue. What the concept of virtue is that is, thought Socrates, the precious piece of knowledge, which no philosopher has ever discovered and which, if it were only discovered, could at once be imparted by teaching, where upon men would at once become virtuous." (A critical history of Greek philosophy by W.T. Stace p.149)

ترجمہ۔ لیکن جیسا کہ سقراط کیلئے نیکی کی تنہا شرط اس کا علم ہونا ہے اور جیسا کہ علم قطعی ہے جس کو بذریعہ تعلیم سکھایا جاسکتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نیکی بھی قابل تعلیم ہونی چاہیے۔ مشکل صرف یہ ہے کہ کسی معلم کو ڈھونڈا جائے جو نیکی کا تصور جانتا ہو۔ نیکی کا وہ تصور جسے سقراط نے سوچا اور جو علم کا انمول جز ہے جس کو کسی مفکر نے آج تک دریافت نہیں کیا اور اگر کبھی وہ دریافت ہو گیا تو فوراً اُسے پڑھایا جائے گا اور اس طرح انسان فوراً نیک ہو جائیں گے۔

الْمَهْدِيُّ مِنْ عَتْرَتِي مِنْ أَوْلَادِ فَاطِمَةَ زَوْأَهُ أَبُو دَاوُدَ۔ ” اُم سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے مہدی میری عترت اولادِ فاطمہؓ میں سے ہوگا۔ روایت کیا اسکو ابوبوداؤد نے۔“ (مشکوٰۃ شریف جلد ۳ صفحہ ۲۸)

سیدہ حضرت فاطمہ الزہرہؓ کی عترت سے مراد حضرت امام حسنؓ اور حسینؓ کی اولاد ہے۔ اور سیدہ فاطمہؓ کی عترت میں حضرت مرزا غلام احمدؒ کی کوئی تصویر نہیں ملتی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپکے نانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ کے برخلاف امام مہدی کی بشارت کو سیدہ فاطمہؓ کی عترت سے باہر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں سے مغلیہ خاندان کے ایک چشم و چراغ حضرت مرزا غلام احمدؒ کے وجود میں پورا فرمایا ہے۔ عزیزم۔ کیا وہی خدا حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کے موعودز کی غلام (مصلح موعود) کی بشارت کو آپکے بیخ تنوں سے باہر آپ کی روحانی اولاد یعنی جماعت احمدیہ میں سے کسی خوش نصیب کے وجود میں پوری نہیں فرما سکتا تھا؟؟ یقیناً اللہ تعالیٰ ایسا فرما سکتا تھا اور اُس نے خاکسار کے وجود میں موعودز کی غلام کی بشارت کو پوری فرما کر ایسا ہی کیا ہے؟؟ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔

جب کھل گئی سچائی پھر اُس کو مان لینا نیکوں کی ہے یہ خصلت راہِ حیا یہی ہے

(۳) عزیزم۔ اللہ تعالیٰ نے آپکے عظیم نانا جان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ کے برخلاف حضرت امام مہدی کی بشارت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں پوری فرمایا ہے۔ اس پر تو آپ کو کوئی فکر نہ ہوا، کوئی غیرت نہیں آئی اور نہ ہی آپ کو کوئی افسوس ہوا لیکن اگر اللہ تعالیٰ نے موعودز کی غلام کی بشارت کو حضورؑ کے بیخ تنوں سے باہر آپکی جماعت میں سے پوری فرما دیا ہے تو پھر اس پر آپ کو بڑا غصہ اور افسوس ہو رہا ہے۔ اس پر آپ مرے جا رہے ہیں۔ آپ کا یہ منفی رویہ اس حقیقت کی نشاندہی کر رہا ہے کہ آپ نہ صرف تقویٰ سے خالی ہیں بلکہ ذہنی طور پر بھی نابالغ اور غیر صحت مند ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ آپ کو ہدایت، عقل دینے کیساتھ ساتھ جسمانی اور دماغی صحت سے بھی نوازے آمین۔ عزیزم سید مبشر احمد صاحب:۔ آپ اپنی مورخہ ۷۱ نومبر ۲۰۱۲ء کی ای میل میں درج ذیل سوالات پوچھتے ہیں۔

(Q-8) " I am still waiting for your reply to my email below. Just to remind you that I am discussing only prophecy of 20th Feb .And I am only asking you to answer using the Sabz Ishtihar."

سوال نمبر۔ ۸۔۔۔ ”میں ابھی اپنی گذشتہ ای میل کے جواب کا انتظار کر رہا ہوں۔ میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ میں صرف ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کی بات کر رہا ہوں۔ اور میں صرف سبزا شہتہار کے حوالہ سے جواب چاہتا ہوں۔“

الجواب۔۔۔ عزیزم۔ آپکی دونوں ای میلز میں پوچھے گئے سوالوں کے جوابات حاضر خدمت ہیں۔ میرا یہ جوابی مضمون اور آپکے پوچھے گئے سوالوں کے جوابات ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی اور سبزا شہتہار کے حوالہ سے ہی لکھے گئے ہیں۔

(Q-9) " Who is Zaki Ghulam, according to Huzur(as) mentioned in the above peshgoi? See the attachment I sent to you in my email below ."

سوال نمبر۔ ۹۔۔۔ ”حضورؑ کے مطابق مذکورہ بالا پیشگوئی میں زکی غلام کون ہے؟ میری بھیجی ہوئی ای میل کے نیچے وابستہ کاغذ دیکھ لیجئے گا؟“

الجواب۔۔۔ حضورؐ نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت دیئے گئے جس مرکزی وجود کو مصلح موعود کا لقب دیا ہے وہی زکی غلام ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔۔۔ ”**ایک زکی غلام تجھے ملے گا۔**“ اللہ تعالیٰ نے اس موعود کی غلام کا مفصل ذکر الہامی پیشگوئی کے ابتدائی اور آخری حصے میں کیا ہوا ہے۔ اسکی تفصیل مضمون میں پہلے ہی بیان کی جا چکی ہے۔ آپکے منسلکہ دونوں کاغذات **سبز اشتہار** کے ہیں نہ کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کے۔

(Q-10) "Are Zaki Ghulam and Musleh Maood titles for one person, not according to you but according to Sabz Ishtihar?"

سوال نمبر۔ ۱۰۔۔۔ ”کیا زکی غلام اور مصلح موعود کے القابات ایک شخص کیلئے ہیں۔ آپکے مطابق نہیں بلکہ سبز اشتہار کے مطابق؟“

الجواب۔۔۔ میں زکی غلام اور مصلح موعود القابوں کے بارے میں پہلے ہی مفصل جواب دے چکا ہوں۔ آپکے علم اور معلومات میں اضافہ کیلئے دوبارہ عرض کرتا ہوں کہ **سبز اشتہار** اور ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی دونوں الگ الگ اشتہارات ہیں۔ آپ ان دونوں کو آپس میں گڈ مڈ نہ کریں۔ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود حضرت احمدؑ پر چلے ہوشیار پور کے دوران الہام ہوئی تھی۔ اس عظیم الشان الہامی پیشگوئی میں جن دونوں (وجیہہ اور پاک لڑکا اور زکی غلام) وجودوں کی بشارت دی گئی تھی۔ حضورؐ اولاً ان دونوں وجودوں کو ایک ہی وجود یعنی پسر موعود یا مصلح موعود سمجھ بیٹھے تھے۔ اور اپنے اسی خیال کے مطابق آپؐ نے اپنے پہلے لڑکے بشیر احمد اول کو پسر موعود یا مصلح موعود خیال فرمایا تھا جو کہ آپکی ایک اجتہادی غلطی تھی۔ جب آپکا یہ پہلا لڑکا پندرہ ماہ زندہ رہ کر فوت ہوا تو بشیر احمد اول کی وفات آپ اور آپکے مریدوں کیلئے ایک عظیم ابتلاء بن گئی۔ بعض کمزور مرید مرتد بھی ہو گئے۔ بعد ازاں آپؐ نے اپنے مریدوں کی ایمانی قوت کو بڑھانے اور ان پر پیشگوئیوں کے سلسلہ میں گہری حکمت کی باتیں ظاہر کرنے کیلئے ایک رسالہ لکھا جو کہ سبز رنگ کے اوراق پر شائع ہوا تھا۔ اس رسالے کا اصل نام ”**حقانی تقریر برواقعہ وفات بشیر**“ تھا لیکن سبز رنگ کے اوراق پر چھپنے کی وجہ سے یہ رسالہ **سبز اشتہار** کے نام سے مشہور ہو گیا۔ اُمید ہے اب آپ کو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی اور **سبز اشتہار** کے درمیان جو فرق ہے اس کا علم ہو گیا ہوگا۔

(Q-11) "According to Huzur(as) was Zaki Ghulam a physical or spiritual son ? Again I am only referring to all these from Sabz ishtihar. And the only prophecy under discussion is of Feb.18."

سوال نمبر۔ ۱۱۔۔۔ ”حضورؐ کے مطابق کیا زکی غلام آپکا جسمانی لڑکا تھا یا کہ روحانی فرزند؟ پھر سے میں یہ سب کچھ سبز اشتہار کی روشنی میں جاننا چاہتا ہوں۔ اور ہمارے زیر بحث صرف ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی ہے؟“

الجواب۔۔۔ جیسا کہ میں اپنے مضمون میں پہلے ہی وضاحت کر چکا ہوں کہ حضورؐ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت دیئے گئے دونوں وجودوں کو آغاز میں ایک وجود سمجھ بیٹھے تھے۔ لیکن بعد ازاں الہام الہی نے آپکی اس غلطی کو رفع فرمادیا۔ اسی طرح میں یہ بھی بتا چکا ہوں کہ حضورؐ زکی غلام کو ساری عمر بلکہ اپنی زندگی کے آخری سانس تک اپنا جسمانی لڑکا سمجھتے رہے اور اسے اپنی اولاد میں ڈھونڈتے رہے۔ لیکن علم الہی میں یہ موعود زکی غلام، یہ مصلح موعود اور پسر موعود فرزند دل بند گرامی ارجمند آپکا جسمانی بیٹا نہیں تھا بلکہ روحانی

فرزند تھا۔ تبھی یہ موعود کی غلام آپکے گھر میں پیدا نہیں ہوا تھا۔ آپ کو اور دیگر قارئین کو واضح رہے کہ حضرت مرزا غلام احمدؒ باقی انبیاء کی طرح ایک بشر ہی تھے۔ دیگر انبیاء کی طرح آپ کیساتھ بھی سہو و خطا کی بشری کمزوریاں لگی ہوئی تھیں۔ آپ سب سے درخواست ہے کہ آپ حضرت مرزا صاحبؒ کو ایک عظیم امتی نبی ہی سمجھا کریں۔ حضورؐ کی خدا کی طرح پرستش نہ کیا کریں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو یہ آپ کی معصیت ہوگی۔

(Q-12) "Last but not the least, are you learning the simple translation of the Holy Quran? If yes, who is teaching you and if no, then why not? Wouldn't it be a wise idea to learn translation before Tafseer?"

سوال نمبر۔ ۱۲۔۔۔ ”آخری لیکن کم اہم نہیں، کیا آپ قرآن کریم کا سادہ ترجمہ سیکھ رہے ہیں؟ اگر ہاں تو آپ کو کون سکھا رہا ہے اور اگر نہیں تو پھر کیوں نہیں؟ تفسیر سے پہلے قرآن کریم کا ترجمہ سیکھ لینا کیا بہتر تجویز نہیں ہے؟“

الجواب۔۔۔ اس سوال کا جواب پہلے ہی دیا جا چکا ہے۔ مجھے کسی سے قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کی ضرورت نہیں ہے آپ اسکی چنتا نہ کریں۔ قرآن کریم کے جتنے علم کی مجھے ضرورت تھی اللہ تعالیٰ نے اس سے بھی کہیں زیادہ خاکسار کو عنایت فرما دیا ہے اور اس کا میری تحریر و تقریر میں اظہار ہوتا رہتا ہے۔ جہاں تک قرآن کریم کی تفسیر کا تعلق ہے تو اس ضمن میں گزارش ہے کہ ابھی تو میرے پاس اس عظیم الشان کام کیلئے وقت نہیں ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہو تو انشاء اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی تفسیری خدمت بھی ضرور بجالائوں گا۔

(Q-13) "Look at my both emails and answer them because you opened this door by asking people to send their questions to you. Now show us how zaheen and Faheem you might be."

سوال نمبر۔ ۱۳۔۔۔ ”میری دونوں ای میلز کو پڑھ کر انکا جواب دیجئے کیونکہ آپ نے لوگوں سے کہا ہوا ہے کہ وہ آپ سے سوالات پوچھیں۔ اب آپ ہمیں اپنا ذہین و فہیم ہونا دکھائیے؟“

الجواب۔۔۔ آپکے سوالوں کے جوابات لکھ کر آپکی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔ آپ نے اچھا کیا ہے جو سوالات لکھ کر مجھ سے پوچھے ہیں۔ میں نے بڑی تفصیل کیساتھ آپکے ہر سوال کا جواب لکھا ہے۔ اُمید ہے اب آپ کو انشاء اللہ تعالیٰ میرے ذہین و فہیم ہونے کا علم ہو جائے گا۔

(Q-14) "Also tell your Suhaba kiram not to insult someone who according to you was a pious/ Saleh person". Mahmood Ki Ameen" will be a good source of knowledge for all JAIP members. Specially for those who doubt the righteousness of the "Panjtan."

سوال نمبر۔ ۱۴۔۔۔ ”اپنے صحابہ کرام کو بتائیے کہ وہ اُسکی توہین نہ کریں جو آپکے مطابق بھی پارسا اور صالح شخص تھا۔ ”محمود کی آمین“ جماعت احمدیہ اصلاح پسند کے تمام ممبران کیلئے ایک اچھا ذریعہ علم ہے بطور خاص اُن کیلئے جنہیں پنجنتن کی نیکی اور خدا ترسی پر شک ہے؟“

الجواب۔۔۔ عزیزم۔ حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ عیسائیوں کے خدا کے متعلق اپنی کتاب **ست بچن اور انجام آتھم** میں لکھتے ہیں:-

(۱) ”وہ ایک عورت کے پیٹ میں نومہینہ تک بچہ بن کر رہا اور خون حیض کھاتا رہا اور انسانوں کی طرح ایک گندی راہ سے پیدا ہوا اور پکڑا

گیا اور صلیب پر کھینچا گیا۔ (ست بچن۔ روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۵)

(۲) ”یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔ جن جن پیشگوئیوں کا اپنی ذات کی نسبت توریت میں پایا جانا آپ نے فرمایا ہے۔ ان کتابوں میں ان کا نام و نشان نہیں پایا جاتا بلکہ وہ اوروں کے حق میں تھیں جو آپ کے تولد سے پہلے پوری ہو گئیں اور نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے۔ اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے لیکن جب سے یہ چوری پکڑی گئی عیسائی بہت شرمندہ ہیں۔“ (انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۸۹ تا ۲۹۰)

(۳) ”ایک فاضل پادری صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کو اپنی تمام زندگی میں تین مرتبہ شیطانی الہام بھی ہوا تھا چنانچہ ایک مرتبہ آپ اسی الہام سے خدا سے منکر ہونے کیلئے تیار ہو گئے تھے۔ آپ کی انہی حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے اور ان کو یقین تھا کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفا خانہ میں آپ کا باقاعدہ علاج ہو شاید خدا تعالیٰ شفا بخشے۔“ (ایضاً صفحہ ۲۹۰)

(۴) ”عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرام کار اور حرام کی اولادیں ٹھہرایا۔ اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا۔ اور نہ چاہا کہ معجزہ مانگ کر حرام کار اور حرام کی اولاد بنیں۔“ (ایضاً صفحہ ۲۹۰)

(۵) ”آپ کا یہ کہنا کہ میرے پیروز ہر کھائیں گے اور ان کو کچھ نہیں ہوگا۔ یہ بالکل جھوٹ نکلا۔ کیونکہ آج کل زہر کے ذریعہ سے یورپ میں بہت خود کشی ہو رہی ہے۔ ہزار ہا مرتے ہیں۔ ایک پادری گوکیسا ہی موٹا ہو تین رتی اسٹرکنسیا کھانے سے دو گھنٹے تک باسانی مر سکتا ہے۔ پھر یہ معجزہ کہاں گیا۔ ایسا ہی آپ فرماتے ہیں کہ میرے پیرو پہاڑ کو کہیں گے کہ یہاں سے اٹھ اور وہ اٹھ جائے گا۔ یہ کس قدر جھوٹ ہے بھلا ایک پادری صرف بات سے ایک اُلٹی جوتی سیدھا کر کے تو دکھلائے۔“ (ایضاً صفحہ ۲۹۱)

(۶) ”آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسی عورتیں تھیں۔ جنکے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ مگر شاید یہ بھی خدائی کیلئے ایک شرط ہوگی۔ آپ کا کخبریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کخبری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا کہ وہ اُسکے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگاوے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اُسکے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اُسکے پیروں پر ملے سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔“ (ایضاً صفحہ ۲۹۱)

عزیزم :- عیسائیوں نے گمراہ ہو کر جس عظیم اور صاحب کتاب نبی اور رسول کو معاذ اللہ خدا بنایا ہوا ہے۔ اُسکے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔۔۔ (۱) (سورۃ مریم۔ ۱۷ تا ۲۲) یہ آیات مضمون کے شروع میں درج کی جا چکی ہیں۔

(۲) ”قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا ۖ وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا مَّا أَيْنَ مَا كُنْتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ۖ وَبَرَّ أَبَوَالِدْتِي وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا ۖ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا ۖ ذَلِكُمْ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ

قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ ۝ مَا كَانَ لِلَّهِ أَنْ يَتَّخِذَ مِنْ وَلَدٍ سُبْحَانَهُ إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۝ وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ۝“ (مریم۔ ۳۱ تا ۳۷)

(ابن مریم نے) کہا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور اُس نے مجھے کتاب بخشی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔ اور میں جہاں کہیں بھی ہوں اُس نے مجھے مبارک بنایا ہے اور جب تک میں زندہ ہوں مجھے نماز اور زکوٰۃ کی تاکید ہے۔ اور مجھے اپنی والدہ سے نیک سلوک کرنیوالا بنایا ہے اور مجھے ظالم اور بد بخت نہیں بنایا۔ اور جس دن میں پیدا ہوا تھا اس دن بھی مجھ پر سلامتی نازل ہوئی تھی اور جب میں مروں گا اور جب مجھے زندہ کر کے اُٹھایا جائے گا۔ (دیکھو) یہ عیسیٰ ابن مریم ہے اور یہی سچا واقعہ ہے جس میں وہ (لوگ) اختلاف کر رہے ہیں۔ خدا کی شان کے یہ خلاف ہے کہ وہ کوئی بیٹا بنائے۔ وہ اس بات سے پاک ہے۔ وہ جب کبھی کسی بات کا فیصلہ کرتا ہے تو کہتا ہے (ایسا) ہو جا تو ویسا ہی ہونے لگتا ہے۔ اور اللہ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ اُسی کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔

(۳) وَرَسُولًا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ۔۔۔ اور وہ بنی اسرائیل کی طرف رسول ہوگا۔ (ال عمران۔ ۵۰)

(۴) ”إِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ“ (ال عمران۔ ۴۶) جب فرشتوں نے کہا تھا کہ اے مریم! اللہ تجھے اپنے ایک کلام کے ذریعہ سے بشارت دیتا ہے اُس (مُبَشِّر) کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوگا جو دنیا اور آخرت میں صاحب منزلت ہوگا اور (خدا کے) مقربوں میں سے ہوگا۔

(۵) ”مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ انظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انظُرْ أَنَّى يُؤْفَكُونَ۔“ (ماندہ۔ ۷۶) مسیح ابن مریم صرف ایک رسول تھا، اس سے پہلے رسول فوت ہو چکے ہیں۔ اور اُسکی ماں بڑی راستباز تھی۔ وہ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے دیکھ ہم کس طرح انکے (فائدہ) کیلئے دلائل بیان کرتے ہیں پھر دیکھ کہ ان کا خیال کس طرح بدل جاتا ہے۔

(۶) ”مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي بِهِ أَنْ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ“ (ماندہ۔ ۱۱۸) میں (ابن مریم) نے ان سے صرف وہی بات کہی تھی جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا یعنی یہ کہ اللہ کی عبادت کرو، جو میرا (بھی) رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے اور جب تک میں اُن میں (موجود) رہا، میں اُن کا نگران رہا۔ مگر جب تو نے مجھے وفات دیدی تو تو ہی اُن کا نگران تھا اور تو ہر چیز پر نگران ہے۔

عزیزم: قرآن کریم نے جس عظیم مسیح عیسیٰ ابن مریم کو بنی اسرائیل کیلئے نبی اور رسول فرمایا ہے۔ عیسائیوں نے اُسے ہی معاذ اللہ ابن اللہ بنایا تھا اور حضرت مرزا صاحبؑ نے سخت الفاظ بھی عیسائیوں کے اُسی نام نہاد خدا کیلئے لکھے ہیں۔ مجھے اور میرے پیروکاروں کو حضورؑ کے سخت الفاظ پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ حضورؑ نے جو کچھ لکھا اور جس طرح لکھا۔ یہ سب کچھ ایک مشرکانہ عقیدے کی بیخ کنی اور اُن لوگوں کی حوصلہ شکنی کیلئے ضروری تھا جو ایک معصوم نبی کو معاذ اللہ خدا کا بیٹا اور زندہ بحسم غضری آسمان پر چڑھا کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ لیکن غیر احمدی

ہو جاوے بلکہ اُس کا فرض ہے کہ اُسکے سارے پہلوؤں پر پورا فکر کرے اور انصاف اور دیانت اور سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے خوف کو مد نظر رکھ کر تنہائی میں اس پر سوچے۔“ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۳۱)

عزیزم:- اگر آپ نے تقویٰ اور دیانتداری کیساتھ حضورؐ کی مذکورہ بالا نصیحت کی روشنی میں میرے جوابی مضمون کو پڑھا تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو میرے ذہین و فہیم ہونے کا بھی پتہ چل جائے گا اور آپ کی تسلی بھی ہو جائے گی۔ تاریخ مذہب میں بعض ایسے بد بخت بھی گزرے ہیں کہ مرسلوں کے مدلل جوابات اور نشانوں کے ذریعہ بھی انکی تسلی نہیں ہوتی تھی۔ اس قسم کے تماش بینوں اور بد بختوں کی تسلی پھر مرسلوں کا خدا کیا کرتا ہے۔ مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزوں سے بھی جب فرعون کی تسلی نہ ہوئی تو پھر آپکے خدا نے اُسے اور اُسکے ساتھیوں کو سمندر میں غرق کر کے اُسکی تسلی کی تھی۔ ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا نے بھی اپنے وقت کے نام نہاد حکمت کے باپ ابو جہل کی میدان بدر میں گردن کاٹ کر تسلی کی تھی۔ اسی طرح محمدی مریم حضرت احمد علیہ السلام کے خدا نے بھی بد زبان لیکھ رام کی تسلی اُس کا پیٹ چاک کر کے کی تھی۔ جس کی دعا سے آخر لیکھو مرا تھا کٹ کر ماتم پڑا تھا گھر گھر وہ میرا زہی ہے اچھا نہیں ستانا پاکوں کا دل دکھانا گستاخ ہوتے جانا اُسکی جزا یہی ہے

عزیزم:- اگر حضورؐ کی بیان فرمودہ نصیحت کی روشنی میں میرا مضمون پڑھنے کے بعد بھی آپکی تسلی نہ ہوئی تو پھر میرا عظیم خدا انشاء اللہ تعالیٰ آپکو بھی عبرت کا نشان بنا کر آپکی تسلی ضرور کریگا آمین۔ فانوس بن کے جس کی حفاظت ہو کرے وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

وآخرود دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

خاکسار

عبدالغفار جنبہ۔ کیل، جرمنی

موعود کی غلام مسیح الزماں (موعود مجدد صدی پانزدہم)

مورخہ ۴ فروری ۲۰۱۵ء

☆☆☆☆☆☆

16.11.2014 08:40 uhr

Assalam o alaikum

Abdul Ghaffar Sb

You have claimed to be the same Zaki Ghulam and Musleh that was prophesied in the Prophecy of 20 February 1886.

Now according to Hadharat Masih e Maud (as), based on Ilham, the Zaki Ghulam mentioned in this prophecy was Bashir Awwal (ra). Huzur also explains how the Zaki Ghulam and Musleh Maood are two separate personalities.

So your claim of being Zaki Ghulam and Musleh Maood is nothing more than the dream of a mad man. Zaki Ghulam according Huzur (as) was a physical son of Huzur in the shape of Bashir Awwal (ra).

Anybody here who is not sure please, have the peshgoi of 20 th Feb. In front of you and then read the following underlined.

This should serve as an eye opener for all JAIPs.

"MUBARAK WOH JO ASMAN SAI AATA HAI"

Upto here Huzur (as) said is about Bashir Awwal (ra) and Zaki Ghulam is part of this portion of peshgoi. And Bashir Awwal as we all know was a physical son of Huzur (as).

Now let's discuss your Knowledge that you are so proud of. I quote you here.

اُمید ہے آپ اپنے سوالوں کو خاکسار کی طرف ضرور بھیجیں گے اور میدان سے بھاگیں گے نہیں۔ مجھے اب آپ کے سوالوں کا انتظار رہے گا۔ اور پھر اسکے بعد آپ بھی دیکھنا اور دنیا بھی دیکھے گی۔۔ خاکسار کے۔۔ سخت ذہین و فہیم ہونے اور علوم ظاہری و باطنی سے پڑ کیے جانے کا نظارہ۔۔

The Mujaddid of the time has the biggest duty of serving the Holy Quran. If you have no knowledge of Quran you cannot serve Islam.

A couple of years back a friend of ours asked you a question over the phone in my presence. Your Ameer Sb Canada was also there. He recited couple of verses from Sura Al Najm. He asked for the tafseer and meanings of these verses and you said to him oh, I don't know Arabic.

Upon this he said I am not asking if you know Arabic or not I am only asking you to explain couple of verses from Quran.

You put more emphasis on virtue is God than on the Holy Quran. Your disciples are saying you know the best tafseer??? Are you guys just joking with everyone?

Now you can claim that I was lying about this whole incident but I make Allah my witness.

The base of Ahmadiyyat is set in the following words of Primised Mesiah (as).

"Yeh Pancho Jo ke nasle Syeda hain"

"Yehi Hain panjtan Jin per bina hai"

Where are you in this picture?

Wassalam
Mubashar

17.11.2014 01:17 uhr

AA.

Abdul Ghaffar sb.

I am still waiting for your reply to my email below.
Just to remind you that I am discussing only prophecy of 20th Feb. And I am only asking you to answer using the Sabz Ishtihar.
Please do not answer my questions like your Suhabi syed Molood sb.

Quote my questions and then refute them with evidence.

Key points are:

Who is Zaki Ghulam, according to Huzur (as), mentioned in the above peshgoi? See the attachment I sent to you in my email below.

Are Zaki Ghulam and Musleh Maood titles for one person, not according to you but according to Sabz Ishtihar?

According to Huzur (as), was Zaki Ghulam a physical or spiritual son? Again I am only referring to all these from Sabz ishtihar. And the only prophecy under discussion is of Feb.18.

Last but not the least, are you learning the simple translation of the Holy Quran? If yes, who is teaching you and if no, then why not? Wouldn't it be a wise idea to learn translation before Tafseer?

Look at my both emails and answer them because you opened this door by asking people to send their questions to you. Now show us how zaheen and Faheem you might be.

Also tell your Suhaba kiram not to insult someone who according to you was a pious/ Saleh person.

"Mahmood Ki Ameen" will be a good source of knowledge for all JAIP members. Specially for those who doubt the righteousness of the "Panjtan".

Wassalam
Mubashar

ظلمت آئے گی اور پھر عدد اور برق۔ اسی ترتیب کے رو سے اس پیشگوئی کا پورا ہونا شروع ہوا یعنی پہلے بشیر کی موت کی وجہ سے ابتلا کی ظلمت وارد ہوئی اور پھر اس کے بعد عدد اور روشنی ظاہر ہونے والی ہے اور جس طرح ظلمت ظہور میں آگئی اسی طرح بھینپا جانا چاہیے کہ کسی دن وہ عدد اور روشنی بھی ظہور میں آجائے گی جس کا وعدہ دیا گیا ہے۔ جب وہ روشنی آئے گی تو ظلمت کے خیالات کو بالکل سینوں اور دلوں سے مناد سے گئی اور جو اعتراضات غافلوں اور غرہ دلوں کے منہ سے نکلے ہیں ان کو تا بود اور تا پید کر دے گی یہ الہام جو ابھی ہم نے لکھا ہے ابتدا سے صد ہا لوگوں کو یہ تفصیل سنا دیا گیا تھا چنانچہ مجملہ سائین کے مولوی ابو سعید محمد حسین بنا لوی بھی ہیں اور کئی اور جلیل القدر آدمی بھی۔ اب اگر ہمارے موافقین و مخالفین اسی الہام کے مضمون پر غور کریں اور وقت نظر سے دیکھیں تو یہی ظاہر کر رہا ہے کہ اس ظلمت کے آنے کا پہلے سے جناب الہی میں ارادہ ہو چکا تھا جو بذریعہ الہام بتلا یا گیا اور صاف ظاہر کیا گیا کہ ظلمت اور روشنی دونوں اس لڑکے کے قدموں کے نیچے ہیں یعنی اس کے قدم اٹھانے کے بعد جو موت سے مراد ہے ان کا آنا ضرور ہے سوائے وہ لوگو! جنہوں نے ظلمت کو دیکھ لیا حیرانی میں مت پڑو بلکہ خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ اس کے بعد اب روشنی آئے گی بشری موت نے جیسا کہ اس پیشگوئی کو پورا کیا ایسا ہی اس پیشگوئی کو بھی کہ جو

☆ حاشیہ جنہوں نے محض لہذا اس کی موت سے فہم کیا اور اس ابتلا کی برداشت کر گئے کہ جو اس کی موت سے ظہور میں آیا۔ فرض بشیر ہزاروں صابرین و صادقین کے لئے ایک شفیق کی طرح پیدا ہوا تھا اور اس پاک آنے والے اور پاک جانے والے کی موت ان سب مومنوں کے گناہوں کا کفارہ ہوگی۔ اور دوسری قسم رحمت کی جو ابھی ہم نے بیان کی ہے اس کی تکمیل کے لئے خدا تعالیٰ دوسرا بشیر بھیجے گا جیسا کہ بشیر اول کی موت سے پہلے ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں اس کے بارے میں پیشگوئی کی گئی ہے اور خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہے وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ یسلف اللہ ما یشاء اور خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۷ء کی پیش گوئی حقیقت میں دوسرے لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی اور اس عبارت تک کہ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے پہلے بشری نسبت پیشگوئی ہے کہ جو روحانی طور پر نزول رحمت کا موجب ہوا اور اس کے بعد کی عبارت دوسرے بشری نسبت ہے۔ منہ۔

﴿۲۱﴾ کئی طرف سے مشرف ہوا ہے اور آئندہ عجائبات روحانیہ کا ایسا بے انتہا سلسلہ جاری ہے کہ جو بارش کی طرح شب و روز نازل ہوتے رہتے ہیں۔ پس اس صورت میں خوش قسمت انسان وہ ہے کہ جو اپنے تئیں بصدق و صفا اس ربانی کارخانے کے حوالہ کر کے آسمانی فیوض سے اپنے نفس کو متمتع کرے اور نہایت بد قسمت وہ شخص ہے کہ جو اپنے تئیں ان انوار و برکات کے حصول سے لاپرواہ رکھ کر بے بنیاد نکتہ چینیوں اور جاہلانہ رائے ظاہر کرنا اپنا شیوہ کر لے۔ میں ایسے لوگوں کو محض **لِلّٰہ** متنبہ کرتا ہوں کہ وہ ایسے خیالات کو دل میں جگہ دینے سے حق اور حق بنی سے بہت دور جا پڑے ہیں۔ اگر ان کا یہ قول سچ ہو کہ الہامات اور مکاشفات کوئی ایسی عمدہ چیز نہیں ہے جو خاص اور عوام یا کافر اور مومن میں کوئی امتیاز بین پیدا کر سکیں تو سالکوں

﴿۲۱﴾ ☆ حاشیہ
 اس کا نام مہمان نہیں ہو سکتا۔ اور اشتہار مذکور کی یہ عبارت کہ وہ جس سے (یعنی گناہ سے) بکنجی پاک ہے یہ بھی اس کی صغریٰ کی وفات پر دلالت کرتی ہے اور یہ دھوکا کھانا نہیں چاہئے کہ جس پیش گوئی کا ذکر ہوا ہے وہ مصلح موعود کے حق میں ہے۔ کیونکہ بذریعہ الہام صاف طور پر کھل گیا ہے کہ یہ عبارتیں پرموتوفی کے حق میں ہیں اور مصلح موعود کے حق میں جو پیش گوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے کہ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے اور ضرور تھا کہ اس کا آنا معرض التوا میں رہتا جب تک یہ بشیر جو فوت ہو گیا ہے پیدا ہو کر پھر واپس اٹھایا جاتا کیونکہ یہ سب امور حکمت الہیہ نے اس کے قدموں کے نیچے رکھے تھے اور بشیر اول جو فوت ہو گیا ہے بشیر ثانی کے لئے بطور ارباب تھا اس لئے دونوں کا ایک ہی پیش گوئی میں ذکر کیا گیا۔